جلد اول

مختار اشعار

دیوان

شیخ قلندر بخش جرأت

جسکو

عالیجناب نواب عماد الملک بہادر مولوی سید حسین صاحب بلگرامی نے منتخب

اور

مدراس اسکول بکز اینڈ لٹریچر سوسایٹی نے مشتہر کیا

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علیخان صوفی طبع شد

سنہ ۱۸۹۷ء

رباعیون کا انتخاب
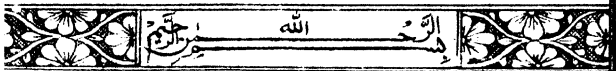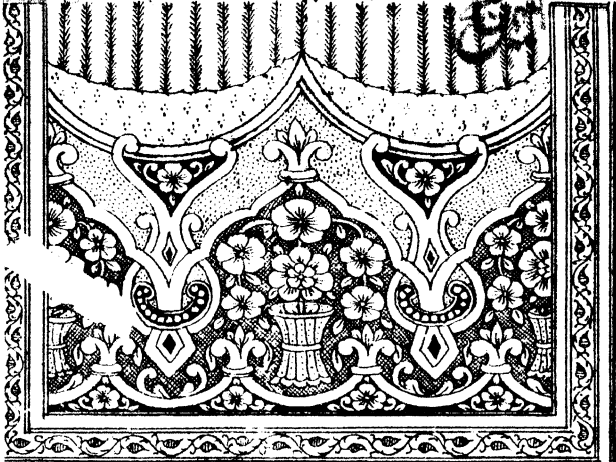
سُن جلوۂ احمدی کا اِک مجھ سے سخن — تھا نورِ محمدی عیان پیش از کن
تھی ذاتِ خدا کے ساتھ ہی ذاتِ رسولؐ — اوس سے یہ کہا تھا کن کہ موجود بکن

ولہ

دکھا جو کل اُسنے مرے جی کا کھونا — اور کھینچ کے آہ سرد دھر دم رونا
مُنہ پھیر کے مسکرا کے چپکے سے کہا — آسان نہین کسی پہ عاشق ہونا

ولہ

جون برق ہے تو جگر جلانے والا — رو تون کو ہے اور ہی رُلانے والا

رہ جا رہ جا برس نہ اے ابر سیاہ | رہ جاے گا ورنہ کوئی آنے والا

رباعی

هستی گویا ہے اک مسافر خانا | ہر روز ہے قافلون کا آنا جانا
رنجیدہ کسی کو یان نہ کر کہہ اپنے سے | پھر جا کے نہین ہے اس سرا مین آنا

ولہ

قاصد سے پیام کچہہ سنایا نگیا | یا خوف سے اوسکے پاس جایا نگیا
اک بات بنا کے یون ہی مجھکو تا صبح | بیچین کیا نہ کوئی آیا نہ گیا

ولہ

اوس شوخ کا اس طرف گزارا نہوا | اک بار ہوا اوسے دوبارا نہوا
جرأت کرین کیا بیان اس کا افسوس | ہم اوسکے ہوے پہ وہ ہمارا نہوا

ولہ

جا ہے جو دل مریض اجل سے تو نجات | جز شاہ نجف نہ کسی سے حالات
مردے کو کیا جلا کے گویا جس نے | زندے کا جلانا اوسکے آگے کیا بات

ولہ

ہے شوخ کا مار زلف کالا کافر | حلقہ مارے ہے تسپہ بالا کافر
اوس چشم پہ آنکھہ پڑتے ہی دل نے کہا | جادو برحق ہے کرنے والا کافر

ولہ

جو عیب تہا سو ہے اب زمانے مین ہنر | نیکی ہے کم اور ہے بدی افزون تر
اوسے پڑتے نہ سمجھو بوجہہ کوئی | یہ آخری دور پہ پڑے ہین پتھر

رباعی

اک آن کے دیکھنے کو ترسے ہے یہ دل [یعنی لحظہ ۱۲]
خواہش نہیں کچھ اور سوا اس قاتل کے
اِک آن کے دیکھنے کو ترسے ہے یہ دل [یعنی انداز ۱۲]
اِک آن کے دیکھنے کو ترسے ہے یہ دل [یعنی آنا ۱۲]

ولہ

بن جائے وہان سے چین پانا مشکل
جرأت پھر زیست ہوئے کس طرح بھلا
اور ضعف سے ہے قدم اُٹھانا مشکل
ب آنا مشکل ہے اور نہ جانا مشکل

ولہ

دل دے کے ہین ایسے بیخبر بیٹھے ہم
لیٹے پہ نہ چین ہے نہ بیٹھے آرام
معلوم نہیں کہ ہین کدھر بیٹھے ہم
کیا بیٹھے تمہارے ہاں کے بیٹھے ہم

ولہ

پوچھے تو آپ کب یون تانتے ہین
شاید کوئی صید ہو گرفتار رہا
ان آپ کی رنجشون کو ہم جانتے ہین
اُڑتی چڑیا کو ہم تو پہچانتے ہین

ولہ

ہم کیونکہ نہ آہ و نالہ کرتے ہی رہین
اتنے ہی لئے جہان مین جرأت ہم تو
دُکھ پر دکھ کس طرح نہ بھرتے ہی رہین
جیتے ہین کہ تا کسی پہ مرتے ہی رہین

ولہ

مطرب ہے نوائے خندہ گل سے بیان
پر جس سے کہ پی لگے وہ ساقی ہی نہین
باران سے ہے ہوا ہی صوت بلبل ہے بیان
سچ پوچھو تو ناحق کا یہ سب غل ہے یہان

ولہ

برباد کن دیا رخاطر مت ہو
جل مثل چنار خود کسی کو نہ جلا

جون روح سبک ہو بارخاطر مت ہو
ہو خاک وے غبار خاطر مت ہو

رباعی

اک سمت چلا تھا کل مین دل کے ہمراہ
دل مڑ کے ادہر کو یون لگا کہنے - لے

جون ہی نظر آیا اوس کا کوچہ ناگاہ
تیری یہ راہ اور میری یہ راہ

ولہ

وہ ناز و ادا سے اوسکا آنا ہے ہے
نتھنون کی پھڑک دکھا کے تیوری کو چڑہا

اور آکے کسی کو چھیڑ جانا ہے ہے
دانتون کے تلے ہونٹ دبانا ہے ہے

ولہ

چاہت سنتے ہو جی بُری ہوتی ہے
لگتا نہین دل کہین اب اوس بن میرا

جی کہوتی ہے دوستی بُری ہوتی ہے
سچ کہتے ہین یہ لگی بُری ہوتی ہے

ولہ

آخر ہمین ایک دن گنوا آوین گے
جو از رہِ دوستی ملا کرتے ہین آج

کام اور جہان کے لوگ کیا آوین گے
کل کو وہی خاک مین ملا آوین گے

ولہ

شکل اپنی دکھا کے تم نے گوری گوری
سو عشق بزور سر چڑہا ہے اپنے

دزدیدہ نگہ سے دل کی کرلی چوری تو
یہ وہ ہے مثل کہ چوری اور سر زوری

ولہ

ہے غم سے یہ عنقریب اب دم نرہے
گہر آکے قریب میرے رہ ہمدم نرہے

جی شدتِ غم سے چل بسا تق سے آہ — لو درد والم تمہین رہو ہم نرہے

رباعی

الفت مین نہین ہے جسکی آرام مجھے — ہر آن ہے مرگ ہی کا پیغام مجھے
وہ نزع مین سُنکے یون کہے ہے مجھکو — مرنے دو بلا سے میری کیا کام مجھے

ولہ

چاہت مری تیرے مسکرانے سے کھُلی — اور دیکھ کے مجھکو مُنہ چھپانے سے کھُلی
دل لے کے ست مکر کہ میرے دل کی — یہ چوری ترے آنکھ کے چُرانے سے کھُلی

مخمس کا انتخاب

اب اونکو دے شفق چرخ شال نارنجی — بنا جو کرتے تھے لیل و نہار شطرنجی
یہ دیکھ کیونکہ نہ ادسے لجھے بخانہ تن جی — ظہور حشر نہو کیون جو گلچھڑے گنجی

حضور بلبل بستان کرے نواسنجی

کرین ہین ریختہ گوئی کا قصد قصباتی — مصوری کا لگے کام کرنے اب کھاتی
غرض یہ بات ہے اندھیر کی نظر آتی — کہ بزبُنجی ہوئی شامازراہ بد ذاتی

حضور بلبل بستان کرے نواسنجی

سہرین ہین کفش مغرق زری کی پہنے چمار — طعام کہانے لگے ظرف نقرئی مین کمہار
وہ شعر کہتے ہین جو موندٹتے تہے موے زہار — بڑا ہے قہر کہ جب ابلقا بھی لیل و نہار

حضور بلبل بستان کرے نواسنجی

جو خاک روب تہے اب اونکا عرش پر ہے دماغ — جو مفلس ازلی تہے اونہین ہی عیش و فراغ

جو گلفروش تھے اب ہیں وہ مالکِ صد باغ
یہ کالو کالو خوش آوے کسے جو مادۂ زاغ

حضورِ بلبلِ بستان کرے نوا سنجی

اُڑا نے بازو وہ جاتا ہے ہر قدم پہ اکڑ
پھرے تھا بچتا بچپا بچہ سب بیّے کا جو دیسٹر
جو بڑھ تلے کا تھا بھتنا کرے ہے اب ٹرٹر
سخن کی قدر تو ڈوبی جب آکے جل گگڑ

حضورِ بلبلِ بستان کرے نوا سنجی

دیا سلائی جو بیچے تھا یا کہ سر کنڈا
ہوا وہ صاحبِ لشکر بنا کے اِک جھنڈا
ہوائے باغِ جہان سے ہو دل نہ کیون ٹھنڈا
جو ٹینی مرغی کا بچہ کھٹکتے ہی انڈا

حضورِ بلبلِ بستان کرے نوا سنجی

جو بیج کہاتے تھے کنجشک دام مین لا کے
کرین ہین عرش پہ پرواز اب وہ چڑیا کے
جو ہو مقابلِ شہبازِ الغی تک آ کے
تو جُورو کوّے کی کوین بھی کیون نہ چلا کے

حضورِ بلبلِ بستان کرے نوا سنجی

اَب اونکو طائرِ معنی کے صید کی ہے تلاش
کہ نتھہ بہن کے تھے کوئی پکڑنے جنکی معاش
اکڑ کے مسندِ خالی پہ بیٹھے جب فراش
تو کیون نہ قصرِ تہورا کی ادھ سوئی خفاش

حضورِ بلبلِ بستان کرے نوا سنجی

سمجھتے خاک نہین سانڈے کے جو تیل سوا
حکیم جی وہ کہاوین سب اون سے پوچھین دوا
چلے جب ایسی حماقت کی اِس چمن مین ہوا
تو پھر نہ کیون سر و گردن ہلا ہلا کے لوا

حضورِ بلبلِ بستان کرے نوا سنجی

عبث عدو کو ہی جرأت سی ہمسری کا خیال
کہ بھولے اپنی بھی کوا چلے جو ہنس کی چال
کہو یہ بات اوڑا دے حسد کو جی سے نکال
ہنسے گل اُس پہ جو بُھدکے پھلا پھلا پر و بال

حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی

مخمس

صدمۂ ہجر سے یہ حالت ہے
درد و اندوہ و رنج و کلفت ہے
کہ غم و محنت و مصیبت ہے
ضعف و ناطاقتی بشدت ہے
ایک دل اور ہزار آفت ہے

ہجر کی رات کے نہ پوچھو الم
اور یہی کہتے ہین کہانی ہم
کہ ٹپکتا ہے اشک خون بہم
شب فرقت مین ہمنشین کوئی دم
آنکھ لگجاے تو غنیمت ہے

ہاے وہ اوسکے وصل کی راتین
خواب مین اب نہین ملاقاتین
تہین عجب لطف سے مداراتین
یاد آتی ہین اوسکی جب باتین
بات کرنے کی کس کو طاقت ہے

ایک وہ ہین کہ جنکے ہین یہ نصیب
ہم کو کیا خاک ہووے صبر و شکیب
روز و شب پاس ہی رہے ہی حبیب
درد دوری سے مرگ کے ہین قریب
کیا کہین اپنی اپنی قسمت ہے

ترجیع بند کا انتخاب

جنبش کا نہین رہا ہے یارا
پھر آ پھر آ کہ مر چلا مین
جانے نے ترے تو جان مارا
جانے دے بجا نجا خدا را

اکبار جو تو پھر آئے مجھ تک
یون مجھکو ملا کے خاک مین ہای
تو ہو مری زندگی دوبارا
بن میرے ملے ہی تو سدہارا

رفتی و مرا خبر نکردی
بر بیکسیم نظر نکردی

ہر دم کی تپش نے جان ماری
ہر شب ہے یہ ہجر کی بلا آہ
کھینچون ہون جو آہ مین تو گویا
تیرے لئے اک جہان ہی دشمن
اللہ رے دل کی بیقراری
ماتم کی ہو جیسے رات بھاری
لگتی ہے یہ کلیجے پر کٹاری
سمجھا نہ مری تو دوستداری

رفتی و مرا خبر نکردی
بر بیکسیم نظر نکردی

جاتا ہون جو گھر سے تیرے گھر کو
کہتا ہون یہی مین چپکے چپکے
لیتا ہون مین دوڑ کر قدم جب
کیون مجھکو نہ ساتھ لے گیا تو
رو دیتا ہون تھام کر جگر کو
تو چھوڑ گیا مجھے کدھر کو
دیکھون ہون کسی کے نامہ بر کو
جانا تھا تجھے اگر سفر کو

رفتی و مرا خبر نکردی
بر بیکسیم نظر نکردی

عالم وہی دو ہی روز و شب ہے
دوری سے تری قریب مردن
جلدی اتے مرگ پا شکستہ
اک تو ہی نہین ہے کیا غضب ہے
اے جان ترا یہ جان بلب ہے
آجا کہ یہان تری طلب ہے

دل لے کے یہ کرنی بیوفائی — یہ بھی کوئی دلبری کا ڈھب ہے

رفیقی و مرا خبر نکردے
بر بیکسیم نظر نکردی

ہو چین جو تن سے جی چلا جاے — اس جینے سے کاش موت آجاے
جو ورد جگر سے ہووے بیچین — کب اوس سے کراہے بن رہا جاے
مرنے کے قریب کیون نہ پہونچون — جب پاس سے تجھسا دلربا جاے
کیون جان یہ تیرے جی مین آئی — اوس سے ملکر مری بلا جاے

رفیقی و مرا خبر نکردی
بر بیکسیم نظر نکردی

بھولے نہ وہ گلعذار مجھکو — بہلاے کوئی ہزار مجھکو
رہتے ہین جو سوے در نگاہین — کس کا ہے یہ انتظار مجھکو
احوال یہ اپنے آتا ہے آہ — رونا بے اختیار مجھکو
افسوس کہ کنج بیکسی مین — یون چھوڑ کے بیقرار مجھکو

رفیقی و مرا خبر نکردی
بر بیکسیم نظر نکردی

آتی ہے جو سیر سی نظر کچھ — روتا ہون مین دل مین سوچ کر کچھ
دل ایسی جگہ لگا کہ مجھکو — کہہ جاتے ہین لوگ آکے ہر کچھ
تبلاون خبر مین کیا جہان کی — اپنی ہی نہین مجھے خبر کچھ
رو دیتے ہین مجھکو دیکھ کر سب — لیکن نہوا تجھے اثر کچھ

رفتی و سراخبر نکردی
بر بیکسیم نظر نکردی

کیونکر نہ زبان پہ آئے فریاد
فریاد ہی مرے لئے - اور
جنبش مین نہ آئے دل بتان کا
اے شوخ جفا شعار صد حیف

احوال ہے اپنا جائے فریاد
مین خلق ہوا برائے فریاد
گر عرش برین ہلائے فریاد
یون تو مجھے دے کے جائے فریاد

رفتی و سراخبر نکردی
بر بیکسیم نظر نکردی

نامۂ ہجر الفت کا انتخاب

دُرِّ یکتائے بحر محبوبی
سمجھیو حرف مطلب دل زار
کہا کچھ مرہین یہ جی مین ہے
جی ہی پر بیکلی سے آن بنی
تم کو جب دل مین یاد کرتا ہون
دیکھون ہون گل کو جب چمن مین یار
غنچۂ گل کو دیکھتا ہون مین جب
کھینچون ہون دل سے آہ یون کیبار
سوئے نرگس جو آنکھ جاتی ہے

رونق افزائے گلشن خوبی
کہ تڑپتے کٹے ہے لیل و نہار
خیریت ہے تو بس اسی مین ہے
دل مین واشد نہین چمن مین وزری
جون صبا ٹھنڈی سانس بھرتا ہون
یاد آتے ہین وہ گل رخسار
یاد آتے ہین پیارے پیاری وہ لب
ٹکڑے ہوتا ہے غنچہ سان دل زار
چشم کیفی وہ یاد آتی ہے

دل یہ ہوتا ہے مضطر و بیتاب — خفقانی کو جون پلائین شراب
گل چنبیا پہ جب کرون ہون نگاہ — چنبئی رنگ یاد آئے ہے آہ
بس دہین دل مین درد ہوتا ہے — رنگ چہرے کا زرد ہوتا ہے
دیکھوں ہون جبکہ مین گل اورنگ — یاد دن فندقون کا آئے ہے رنگ
ہے فزون ہر دم آہ زاری دل — مار ڈالے ہے بیقراری دل
تھامون ہون دمبدم کلیجے کو — کھائے جاتا ہے غم کلیجے کو
دم رُکے ہے کرون ہون جون جون ضبط — یاد آتے ہین جب وہ پچھلے ربط
کبھی گھبرا کے در تلک جانا — کبھی پھر ٹھنڈی سانس بھر آنا
کبھی وحشت سے کچھ پڑے بکنا — کبھی دروازے کو کھڑے تکنا
کبھی ٹھیرائی دل مین یہ تدبیر — کر کے ترک لباس ہوجے فقیر
کبھی زانوے غم پہ سر دہرنا — کبھی یہ دل مین مشورہ کرنا
غم کا کہانا کسی سے کیا کہئے — کھا کے کچھ چیز چپکے مر رہئے
کبھی خاموش درد غم سہنا — کبھی جوش جنون سے یہ کہنا
اسمین جو ہونی ہو سو ہو ہم پر — بیٹھیئے اب تو اوسکا گھیر کے در
پھر جو وحشت سے آپ مین آنا — اپنے کو آپ ہی یہ سمجھانا
ہے یہ عاشق کے عشق کی خامی — جس مین معشوق کو ہو بدنامی
چاہیئے پڑہتے ہی مرا مکتوب — تم چلے آؤ یان بہر اسلوب
اپنے اللہ کے تئین مانو — تھوڑے لکھے کو تم بہت جانو
وان نہین کچھ تمہین خیال مرا — یان تصور مین ہے یہ حال مرا

آنکھون کے آگے باندہ اک تصویر | باتین کرتا ہون مین بلا تاخیر
کبھی کہتا ہون حال رو رو کے | کبھی ھنسنا نثار ہو ہو کے
کبھی کہنا بتاؤ تو پیارے | اتنے روزون کہان تھے تم بارے
کبھی تلوون پہ آنکھون کو ملنا | کبھی بے اختیار بڑہ چلنا
کبھی کہنا یہ لے کے ہاتہ مین ہاتہ | ہاے کیا تم نے کی ہمارے ساتہ
دیکھنا پھر تو ہاتھ خالی ہے | وہی گھر وہی رات کالی ہے
گزرے ہے کیا کہون مین لیل و نہار | یون تصور مین مجھکو سو سو بار
نہ ہے غمخوار نہ رفیق کوئی | نہ ہے مونس نہ ہے شفیق کوئی
یون ہون بیکس بہ کنج تنہائی | جیسے قیدی کوئی ہو سودائی
نہ تو تو اس طرف کرے ہی گزار | نہ ترے در تلک مجھے ہے بار
نہ مجھے شکل تو دکھاتا ہے | نہ ترا کچھ پیام آتا ہے
اپنی چھاتی کو کب تلک کوٹون | نکلے دم تو عذاب سے چھوٹون
کبھی من مارا بیٹھا رہتا ہون | کبھی پیک صبا سے کہتا ہون
کہ گزروان ترا ہو پیک صبا | دیجیو یہ پیام جرأت کا
بے گنہ تم جو ذبح کرتے ہو | کچھ خدا سے بھی اپنے ڈرتے ہو
جان بلب ہون نہ اتنے ہو بیدرد | کیا غضنفر کی یہ سنی نہین زرد

اب اگر دیکھنے نہ آؤ گے
کیا قیامت کو منہ دکھاؤ گے

چیچک کی شکایت

ہوئی ہے شدت چیچک باین طور / کہ نقشہ ہوگیا عالم کا کچھ اور

نہ کیون حیرت ہو اس جا بے تامل / سراپا گلرخون نے کہائی ہین گل

نہ جسکے گہر مین گہوڑا ہے نہ گہوڑی / کہے ہے وہ بہی کیون جی باگ موڑی

کرے عطار اب کتنی ہی تدبیر / نہین بگڑی بجز عناب وانجیر

فقط لڑکے نہین دانے نکالے / پڑے شیشون ہین چیچک کے چہالے

ہوے حلوائی جینی سے ہراسے / پہپہولے تن پہ ہین جیسے بتاسے

ہر اک کنجڑے کا یہ نقشہ بنا ہے / بدن والون سے بیٹہا سا لدا ہے

غرض قصاب بہولے اپنا منصب / نکل آیا ہے بوٹی سا بدن سب

خارش کی شکایت

جوشش خارش ہوا ہے اس آئین / ہے فلک شکل آبلہ پہ زمین

ذکر کہجلی کا کیجئے جو رقم / پہلے کاغذ پہ سر گہسے ہے قلم

جس کو دیکہو بدن کہجاتا ہے / سسکیان بہر کے منہ بناتا ہے

ہوے تن صاف ہوگئے کب کے / شکل کمبخت ہین بدن سب کے

گو کہجانے سے ہو فزون لیکن / ہاتہ رستے نہین کہجاے بن

کیا کرے خاک فائدہ سیماب / وہ بہی کہجلی کے ہاتہ سے ہے بیتاب

تن کا یہ حال ہے جو دیکہے تو / بجیسے کوئی کرے بدن پہ اُتو

کوئی پانؤ کو وے دے ماری ہے
پوست کوئی ہاتھ کا اُتارے ہے

بات مین آبشار کی جانی
سنگ سے چل ہٹا ہے پانی

موج اب فرطِ بیقراری سے
آکے ساحل سے مارتی ہے ٹکرے

پانی پرست کھو کے کائی ہے
مہندی تالاب نے لگائی ہے

آسیا دیکھ دل مین آوے ہے
سنگ بھی سنگ سے کھجاوی ہے

بزم رندانمین شیخ آیا ہے
ایلوا اس کا بھی سر کھجایا ہے

حالِ زاہد جو دیکھئے تو صریح
اونگلیون مین ہے دانۂ تسبیح

ہم تو خوش ہین جو یہ ہوا آزار
ہے مثل دل بیاد رست بکار

اِسکی تاریخ برملا ہے یہ
آہ خارش ہی یا بلا ہے یہ

۱۱۹۵

نزلے کی شکایت

خلق نزلے مین مبتلا ہے تمام
کچھ نہین کام اب سوائے زکام

ہووے پیدا نہ کسطرح سے روگ
آتے جاتے ہین چھینکتے سب لوگ

جو ہو شیرین لگے وہ پانی تلخ
غرض اب تو ہے زندگانی تلخ

بزم عشرت مین تھی جو نت مے نوش
اصل سوس اب وہ پیتے ہین کر جوش

بود و باشِ جہان کہ بن تا کے
جو حویلی ہے سو نزول کی ہے

اب یہی گفتگو ہے عالم سب
ہائے نزلے سے ناک مین دم ہے

رات سنیئے جدھر کو کان لگا
نہین اسکے سوا کچھ اور صدا

کوئی کراہے ہے کوئی دہاسے ہے
کوئی چھینکے ہے کوئی کھانسے ہے

کیسے ہو گئے ہین بال سفید ۔۔ کوئی دانتون سے ہو گیا نومید

کیسی آنکھین رہتی ہین پُر نم ۔۔ ہے کسی کا دمے سے لب پر دم

زاہدون کی ہوئی ہے ترک نماز ۔۔ کب موذن کی نکلے ہے آواز

نہین اوٹھنے کی دس ہین تاب و توان ۔۔ دے ہے سرفہ مگر سحر کی اذان

مطربون سے جو ہے ہوا نا ساز ۔۔ خوش گلو ہو گئے ہین بد آواز

بات کرتے ہین اب باین دستور ۔۔ جیسے کوئی کسیکو دے سیندور

دیکھین کیا لوگ جا کے باغون کو ۔۔ بوے گل ہے مُضر دماغون کو

کب کوئی گل کی باس لیتا ہے ۔۔ جو کوئی ہے سو ناس لیتا ہے

کب یہ شبنم ٹپکتی رہتی ہے ۔۔ غنچۂ گل کی ناک بہتی ہے

فی المثل اب تو یہ کلام ہوا ۔۔ مینڈکی کے تئین زکام ہوا

اہلِ حرفہ کو اب ہے بیکاری ۔۔ بیٹھی روتی ہے گھر مین منہیاری

دیوے چوڑی کو کسطرح سے آنچ ۔۔ کھانستے کھانستے نکل گئی کانچ

سخت رنگریز کو ہے بے چینی ۔۔ ٹپکے ہے ناک سے پڑی رینی

روئی بہنیارا اب پکاوے کیا ۔۔ ناک سے تو بہے ہے شروا سا

عطر کی تو بھری گُم ہوئی اب ۔۔ رکھے بھرتے ہین روئی ناک مین سب

اِسنے عالم کو یہ ستایا ہے ۔۔ کتنون کو نکبتی بنایا ہے

سیکڑون اِس سے تلملاتے ہین ۔۔ لاکھون افیون اِس پہ کھاتے ہین

لوگ کیا اِس کا جھینکنا جھینکین
بات کب کرنے دیتی ہین چھینکین

بارش کی شکایت

یا الٰہی یہ مینہ ہے یا طوفان
غرق ہونے لگا تمام جہان

ہر طرف سوجھتا ہے عالمِ آب
آب پر ہے جہان مثلِ حباب

کوئی دن مینہ کی جو یہ شدت ہے
سارا عالم غریقِ رحمت ہے

خانمان سب کے ہو گئے مسمار
کشتیون پر سبھون کا ہے گھربار

سو بھی پانی بھرا ہے گھر کے بیچ
تھک گئے مر گئے اونچ اونیچ

موجِ دریا کا اِک طرف طوفان
اِک طرف زور شدتِ باران

کیا کہون اِس ہوا کی مین بیداد
لگ کے زنگ اِس سے گل گیا فولاد

پانی کے گھر مین اپنا باسا ہے
گھر نہین پانی مین بتاسا ہے

چھانو چھپر تو کیا ہین اوسکے حضور
اِک ہی بوچھار مین ہے چکنا چور

رعد کا شور سن اُٹھے اِک بار
دیکھا تو گھر کی گر پڑی دیوار

کیون کہ سستا نہو اناج کا بھاؤ
گھر کے گھریان تو ہو گئے ستھراؤ

جیوے گا سو اناج کھاوے گا
مردون کی فاتحہ دلاوے گا

دانے دہقان اپنے کھو بیٹھا
ڈوبی سب کھیتی گھر کو رو بیٹھا

گھر مین اوسکے نہین ذرا بھی اناج
مانگین حاکم کے پیادے تسپہ خراج

نان بائی کا گھر ہے طوفانی
نکلے ہے اب تنور سے پانی

سقون کے خوب دن گزرتے ہین
پانی پی پی کے پیٹ بھرتے ہین

کہتے ہین کر کے چشم اپنی تر
خشک سالی ہی اِس سے تھی بہتر

اور مشکون کی کیا کہون حالت ‏ قند رکھا تھا ہو گیا شربت
لکڑی والے کی کیا کرون تقریر ‏ مر گیا منہ کے ہاتھون سر کو چیر
جتنے تھے آج نوکری پیشہ ‏ لیے پھرتے ہین کاندھے پر تیشہ
کھوئی اُس رت نے سب ہنرمندی ‏ رہ گئی ہے مگر چھپر بندی
بھولے زاہد بھی اب خدا کا نام ‏ ناخدا سے پڑا ہے اون کو کام

بخار کی شکایت

تپ لرزہ سے ہی یہ خلق کا حال ‏ روز و شب ہے جہان مین بھونچال
کچھ نہین ایک کو یہ بیماری ‏ اپنی اپنی بھرین ہین سب باری
خلق سب کب نجات اس سے پائے ‏ ایک اوٹھے دوسرے کی نوبت آئے
تن کو ڈاین نچوڑ لیتی ہے ‏ اور کلیجے کو توڑ لیتی ہے
مہر لرزان جو صبح آتا ہے ‏ تپ لرزہ سے تھرتھراتا ہے
صدمۂ تپ جو ہے اب اوسپہ کمال ‏ ماہ ہوتا ہے لاغری سے ہلال
خالی گرمی سے اسکے کوئی نہین ‏ شکل تبخالہ ہے فلک بہ زمین
کوئی لیلی وش اب جو آتا ہے ‏ بید مجنون سا تھرتھراتا ہے
اوسکو کوئی آئینہ جو دکھلاوے ‏ عکس مہ موج پر نظر آوے
ہاے شیرین دہن جو تھے گلرو ‏ گل سی جنکے بدن مین تھی خوشبو
سخت بدحال اونکے ہے جی کا ‏ منہ تو کڑوا ہے اور بدن پھیکا
صندلی رنگ جو کہ خوبان ہین ‏ سو وہ سب درد سر سے نالان ہین

جون گلِ تازہ جن کا تھا مکھڑا — کیا کہون اونکے جی کا مین دکھڑا
رنگ چہرے کا ہوگیا یون ہائے — جیسے بادِ خزان سے گُل مرجھائے
اور ہین عاشق بہی اونکے بیجان سے — غور کیجے تو چشم گریان سے
اشک جو بار بار نکلے ہے — یہ دلون کا بخار نکلے ہے
نہین اِس درد کا مداوا کچھ — ٹوٹکے ہو رہے ہین کیا کیا کچھ
گرچہ ہین کُشتہ کسیکو دیتے ہین — سیکڑون بھُس کی دہونی لیتے ہین
تب کو کوئی کسیکی کاٹے ہے — کوئی پیپل کے پات چاٹے ہے
کہین سینے جلے ہین پیپل کے — کہین لگتے گلے ہین پیپل کے
کوئی لیٹے ہے اپنے مُنہ کو ڈہانپ — ہے کہین غل یہی کہ نکلا سانپ
پہلوانون کے لب پہ نالا ہے — سبکو تپ نے پچھاڑ ڈالا ہے
سقون کو اِس قدر ہے حیرانی — بوند بھر آب مانگین ہین پانی
کیا وہ بہر لائین ضعف سے جز اشک — ہوگیا ہے بدن تو سوکھی مشک
تیلی بیکار گھر مین رہتا ہے — تیل کی جا پسینہ بہتا ہے
بیچے کیا خاک پان تنبولی — جنس طاقت تو تپ نے سب ڈہولی
جوش صفرا سے بسکہ ہے حیران — رنگ رو ہوگیا ہے پکا پان
ڈالا پٹہر ہونچون کو بہی اوس نے پچھاڑ — ہو رہے ہین بدن اب اونکے بہاڑ
مرد و زن سب رونکو دُھنتے ہین — اور بدن مین پچنے سے بُنتے ہین
حال دُھنیئے کے یہ بدن کا ہے — کہ کوئی جیسے روئی دُھنتا ہے
تب کا جو ہو رہا ہے اولاسا — روئی مین گھس گیا بنولا سا

بج رہے ہین اب اُسکے دانت سی دانت ۔ اور بدن ہوگیا ہے سوکھ کے تانت

یون جڑی ماروں کا ہے حال تباہ ۔ تڑپھے جون مرغ نوگرفتار آہ

تپ نے تن مین کیا ہے یون باسا ۔ جسطرح جا سے ہے چمٹ لاسا

یا تون ہین نان بائی ہیکین حسین ۔ تن لب شکلِ تنور دھکین ہین

تپ پچے حلوائی کیا مٹھائی آج ۔ آپ سر کنگبین کا ہے محتاج

تپ نے اوسکے غضب ستایا ہے ۔ ریوڑی کے پھیر مین وہ آیا ہے

کیا کہا رون کا کا بینا کہون اب ۔ خود بخود ناچین ہین کہار سب

اور کسیکی تو کیا کمائی رہے ہے ۔ ایک عطارون کی بن آئی ہے

ہے جو بیمار اک جہان ہیہات ۔ آن گنت نسخے بند ہتے ہین دن رات

یہ بخار اب تو آشکارا ہے ۔ گویا کہ **لکھنو** بخارا ہے

سب کا یہ روپ اسنے کر ڈالا ۔ یارب اس تپ کا ہووے مُنہ کالا

سرو گلشن مین اسکا جھنڈا ہے ۔ طوق قمری بھی تپ کا گنڈا ہے

ابر دیکھ آبشار کو رویا ۔ ہو رہا ہے اب اِس کا پاشویا

کیون نہ رنگِ دگر ہو گلزار ۔ خار کی جا ہے اب گلون کو بخار

کیا لکھے **جرأت** اوسکا حال تباہ ۔ اِس ہوا کو ہوا کرے اللہ

میر حیدر کی شکایت

میر حیدر کو صبا بعد از سلام ۔ **جرأتِ** عاصی کا یہ دیجو پیام

آشنا سے بامروت آپ ہین ۔ رونقِ باغ صداقت آپ ہین

وصف صاحب کے لکھے اب کیا کوئی　　قول کا سچا نہین تم سا کوئی
کیا سخن کا اپنے کرتے ہو نباہ　　واہ وا جی واہ وا جی واہ واہ
آقا صاحب جو ہین فیاضِ زمان　　اونکی جو امداد تھی سو مہربان
بے تامل آپ نے پہونچا سے وہ　　مین سنے سب حرف قصور اب پای وہ
اوسکے پانے سے ہوا حاصل سرور　　پر کہون کیا اپنے طالع کا قصور
وہ روپے جو آپ نے مجھکو دیے　　اور بسکے آدمی تے گن لئے
طرفہ اوس کا ماجرا ہے مہربان　　ایک اونمین سے نہین چلتا ہی یان
کوئی کہتا ہے کہان سی تم نے پائی　　کوئی سمجھے ہے ارسطو کے بنائے
رنگ بہرون دیکھ رہتا ہے کوئی　　اشرفی کے بہول کہتا ہے کوئی
بیہجدون یا طاق نسیان پر رکہون　　عقل حیران ہی مری مین کیا کرون
ہان مگر ہووے دعا یہ مستجاب　　ہو میان ملکو کے گھر لڑکا شتاب
آئین یہ اوس طفل کی ہیکل کے کام　　مجھہ سے تم خوش ہو زیادہ والسلام

غزلون کا انتخاب

محمد ہے نبی ممدوح ذاتِ کبریائی کا　　کہے بندہ گر اوسکی مدح دعوی ہے خدائی کا
ولہ
اِک جام سے حل کر دے جو عقدہ دو جہان کا　　ہون مستِ مئے عشق مین اوس پیر مغان کا
ولہ
رتبہ گلِ بازی کا دلا کاش تو پاتا　　ہاتھون سے جو گرتا تو وہ آنکھون سی اُٹھاتا
تنہائی پہ اپنے ہون نپٹ ششدر و حیران　　آنے کا جو ہے نام تو رونا نہین آتا
ولہ
کون دیکھے گا بھلا اسمین ہے رسوائی کیا　　خواب مین آنے کی بھی تمنے قسم کہائی کیا

قطعه

اوسکا در چھوڑ کے ہم تو نہ کسی در پہ گئے — پر سمجھتا ہے اِسے وہ بتِ ہرجائی کیا

واہ مین اور نہ آنے کو کہون گا تو باہ — مین تو حیران ہون یہ بات آپنے فرمائی کیا

یہ چلا چشم سے اک بار جو اِک دریا سا — بیٹھے بیٹھے مجھے کیا جانے یہ لہر آئی کیا

حرفِ مطلب کو مرے سُن کے بصد ناز کہا — ہم سمجھتے نہین بکتا ہے تو سودائی کیا

بر مین وہ شوخ تھا اور سیرِ شبِ ماہ تھی رات — اپنے گھر کیا کہین تھی انجمن آرائی کیا

بر گیا صبح سے وہ گھر تو یہی وہم کا ہے — دیکھین آج اِسکا عوض لے شبِ تنہائی کیا

وله

کوئی دنیا مین ظالم کیا نہ ہوگا — پر اسے بیدادگر تجھسا نہ ہوگا

ترا دل سنگدل دیکھا مین جیسا — کسی کافر کا دل ایسا نہ ہوگا

کرے گا گر زیادہ مجھکو بیتاب — تو اُس مین اور تو رسوا نہ ہوگا

ہوا جب بات کرنا ترک بالکل — تو کیا اِس بات کا چرچا نہ ہوگا

بہایا جب مری آنکھون نے دریا — تو اُس رونے کا کیا رونا نہ ہوگا

ہوئی جب بیقراری حد سے افزون — اثر کیا تجھکو تھوڑا سا نہ ہوگا

بھلا مین مر گیا کھینچ اِک دمِ سرد — تو اُس مرنے کا کیا شہرا نہ ہوگا

مرے جب بیٹھتے ہی اوٹھ چلا تو — تو کیا بیتاب دل میرا نہ ہوگا

قیامت آگئی جب مجھکو اکبار — تو اور اِک حشر کیا برپا نہ ہوگا

بس اب بہتر ہے مجھ وحشی سے ملنا — نہین تیرا بھی دل دیوانہ ہوگا

نکھو جرأت کو اپنے ہاتھ سے جان — کہ ایسا شخص پھر پیدا نہ ہوگا

جستجو مین دل کے بہلانیکے جی کھونا پڑا — جو ہنسی کی بات تھی سو اوسکا اب رونا پڑا

کوئی دل مانگے تھا تو کہتے تھے ہم منہ دہو رکھو — سو یہ کہتے کہتے اب اشکون سے منہ دہونا پڑا

شمع سان جسنے کی زبان دراز — وله — اوس کا قصہ ہی مختصر دیکھا
جسطرف دیکھتا ہون مین اوس بن — یہ نہین جانتا کدھر دیکھا
موت ہی اتنو زیست سے کہ بہت — درد دل کا علاج کر دیکھا

خبر ہے تجھکو دیوانہ ہے وہ ای بے خبر کسکا — وله — کہے ہے دیکھ کر جو اسے گھر کو ہی یہ گھر کسکا
گرے یون بستر غم پر کہ آنکھین لگ گئین چھت سے
نظر آیا تھا جرأت ہمکو جلوہ بام پر کسکا

ابر غم اسے چشم گریان جب برس کر کھل گیا — وله — راز سربستہ ہمارا آہ سب پر کھل گیا
بیخودی مین دیکھ اوسکے مصحف رو کو مرے — منہ سے نکلا حرف ایک ایسا کہ دفتر کھل گیا
عقدہ دل اپنا لیجا اوس یداللہ کے حضور
جسکی اک اونگلی سے جرأت باب خیبر کھل گیا

ہر بات کا بہتر ہے چھپانا ہی کہ یہ بھی — ہے عیب کرے کوئی جو ظاہر ہنر اپنا
گزرا اوس حجرۂ گردون سے ہو کیونکر اپنا — وله — قید خانہ عجب ہی گنبد بے در اپنا
سنکے در پر مجھے بدحال وہ یہ سوچے ہے — باہر اب گھر سے نکلتا نہین بہتر اپنا
اوسکی تعریف جو کرتا ہون تو کیا کہتا ہے — چپکے بس رہیے کرم کیجیے نہ مجھپر اپنا
ہمنشین اوسکو جو لاتا ہے تو لا جلد کہ ہم — تھامے بیٹھے رہین کب تک دل مضطر اپنا
دیکھین کیا لجۂ ہستی کو کہ جون آب روان — یان ٹھہرنا نظر آتا نہین دم بھر اپنا
کیا کرین دل جو کہے مین نہو ہم تو جرأت
نہ کہین جائین کہ ہے سب سے بھلا گھر اپنا

ہوئی ہے پیری مین اوس گھر کی سی حالت خانۂ تن کی — در و دیوار گر کر جس مکان کا ڈھہ نہین سکتا

ترنج و تیغ یکسو اوس مرے یوسف کو جون ڈالیا
قدم آگے کو سارے کاروان کا اوٹھ نہین سکتا

رکھا تھا بار عشق اکدن جو اوسنے پشت پر اپنے
سو اب تک سر زمین سے آسمان کا اوٹھ نہین سکتا

جلون ہون اخگر افسردہ سان یون ناتوانی سے
کہ کچھ دل سے دہوان شور و فغان کا اوٹھ نہین سکتا

وله

اب تصور ترا آنکھون کے حضور آن بندھا
سچ ہے جاتا نہین انسان کو جو دہیان بندھا

گھر مین آج اوسکے کوئی شخص ملاتا نہین آنکھ
مین تو حیران ہون کہ کیا مجھپہ یہ بہتان بندھا

تر ہوئی تھی مری ٹک آنکھ جو اوس محفل مین
سو غضب مجھپہ تو اوس رونے کا طوفان بندھا

ٹکٹکی تو نے یہ باندھی ہے کہ حیرت ہے مجھے
کیا تصور تجھے اے دیدۂ حیران بندھا

سارے عالم ہی سے بیزار وہ کچھ بیٹھا ہے
آج **جرأت** کو خدا جانے یہ کیا دہیان بندھا

جنون سے دیکھیو رتبہ مرے حال پریشان کا
قدمبوسی کو آیا چاک تا دامن گریبان کا

بہ از گل جانتا ہون چاک مین اپنے گریبان کا
مجھے گلزار سے کیا ہون مین دیوانہ بیابان کا

خدا جانے کریگا چاک کس کس کے گریبان کو
ادا سے اوسکا چلنے مین اوٹھا لینا یہ امان کا

سیاہی نزع کے دم کی سی چھا جاتی ہے آنکھون مین
نظر آتا ہے اب جون جون اندھیرا شام ہجران کا

قفس مین ہمصفیرو کچھ تو مجھ سے بات کر جاؤ
بسا مین ہی کبھی تو رہنے والا تھا گلستان کا

تڑپ کر بستر اندوہ پر ہم مر گئے آخر
کسی پر غم ہوا ظاہر نہ اپنے درد پنہان کا

دل پر داغ کی حالت خرابی سے یہ پہنچی ہے
نشان رہ جائے جون باقی کسی اجڑی گلستان کا

نہ آیا اس فلک کو اور کچھ آیا تو یہ آیا
گھٹانا وصل کی شب کا بڑھانا روز ہجران کا

ستمگر منہ چھپا بیٹھا جو تو عاشق کے ملنے سے
کھلا بس قبر ہی مین اوسنے ایسا اپنا منہ ڈھانکا

وله

یون اوٹھے وہ بزم مین تعظیم کو غیرونکی ہائے
ہمنشین تو بیٹھ یان ہمسے نہ بیٹھا جائیگا

وانسے آیا ہے جواب خط کوئی سینو ذرا
درتک اب چھوڑ دیا گھر سے نکل کر آنا
ہمدمو یہ کوئی رونا ہے کہ طوفان ہے آہ
قصد جب جانیکا کرتا ہون اوس شوخ کی یاس
وانسے اول دل بیتاب تو کب آتا ہے

وله

مین نہین ہون آپ مین مجھسے نہ سمجھا جائیگا
یا وہ راتون کو سدا بھیس بدل کر آنا
دیکھیو چشم سے دریا کا اوبل کر آنا
تیغ ابرو یہ کہے ہے کہ سنبھل کر آنا ؎
اور جو آتا ہے تو سوجا پہ مچل کر آنا

جرأت اوسکی کہون کیا تجھسے طرحداری مین
جانا جب اوٹھکے تب اک روپ بدل کر آنا

سچ تو یہ ہے بے جگہ ربط اندنون پیدا کیا
وہ گیا اوٹھہ کر جدہر کو مین اودہر حیران سا
میرے اور اوس شوخ کے صاحب سلامت جب ہوئی
جب تلک کرتے رہے مذکور اوسکا مجھسے لوگ
دمبدم حسرت سے دیکھون کیون نہ سوے چرخ مین

وله

دل پر لگا اولٹ کے وہین تیر آہ کا
پوچھو نہ کچھہ سبب مرے حال تباہ کا
بولا وہ سنکے شور مرے آہ آہ کا ؎
جھپکے اجل سے کیونکہ مری آنکھہ وقت نزع
کلمہ پڑھے ہے ترا تجھے دیکھے جو اک نظر
مین اور بدی کرون گا تمہاری کسی سے خیر
رہتا نہین ہین آپ مین گر سادگی سے بہی

سوچ ہے ہردم یہی ہمکو کہ ہمنے کیا کیا
اوسکے جانے پر بہی کتنی دیر تک دیکھا کیا
صبر و طاقت نے کہا لو ہمنے تو مجرا کیا
جی مین کچھہ سوچا کیا مین اور دل دہڑکا کیا
اسنے اور ونکا کیا اوسکو ہمین جبکا کیا
جون یاد آگیا وہ پلٹنا نگاہ کا
الفت کا یہ ثمر ہے نتیجہ ہے چاہ کا
مشتاق کوئی یان نہین ایسونکی چاہ کا
بسمل ہوا ہون مین کسی بانکی نگاہ کا ؎
کافر اثر ہے یہ ترے کافر نگاہ کا
اچھا مزاج سمجھے تم اس خیرخواہ کا
پوچھے کوئی پتہ ترے کوچہ کی راہ کا

گل جو روئے پر مرے ٹک ہیان اوسکا پہیگیا ... ہنسکے یون کہنے لگا کچہہ آنکہہ مین کیا پڑگیا
سوزشِ دل کچہہ نپوچہو تم کہ ٹک سینہ پہ رات ... ہاتہہ رکہتے ہی ہتیلی مین پہپولا پڑگیا
جو مرے بدگو ہین تم اونکو سمجہتے ہو بہلا ... واہ وا مجہسے تمہین یہ برا اچہا پڑگیا

ولہ

جو دم لب پہ گہبرا کے آنے لگا ... تو شاید مرا دل ٹہکانے لگا
نہ آنے کی جب مین سنانے لگا ... وہ آئینہ مجہہ کو دکہانے لگا
مین روکر جو کہنے لگا دردِ دل ... وہ منہہ پہیر کر مسکرانے لگا
یہہ جانا جب اوسنے کہ مرتا ہی یہ ... تو ہر بات مین روٹہہ جانے لگا
منانا پڑا اور اُلٹا مجہے ... محبت جو مین آزمانے لگا

ولہ

اس تری یاد فراموش نے بیہوش کیا ... غیر سے یاد بدی ہمکو فراموش کیا
جام مے کی نہین اب ہمکو طلب ای ساقی ... بس تری آنکہہ دکہائی ہی نے مدہوش کیا
دل کی کیا پوچہے ہی اک قطرۂ خون تہا ہمدم ... سو غمِ عشق نے آتے ہی اوسے نوش کیا
کیون ہو حیران سے کیا آینہ دیکہا پیارے ... کچہہ تو بولو کہ یہ کس نے تمہین خاموش کیا

ولہ

ترے بن اب جو مشکل ہی قرار ای فتنہ گر آنا ... تو بیتابی سے پہر ہمکو ادہر جانا ادہر آنا
اگر سب کچہہ نہ اوسدم بہول جاتا ہون تو کافر ہون ... مجہے جب یاد آتا ہی ترا ای عشوہ گر آنا
خدا جانے کدہر جاتے ہین ہم ہوکر زخود رفتہ ... یہ کہنا جب کسی کا یاد آتا ہے ادہر آنا
خدا کیواسطے کچہہ فکر کر جلد اپنی ای جرات ... یہہ کچہہ اچہا نہین ہی غش پہ غش ودو پہر آنا

شبِ وصل جو دیکھی خواب مین تو سحر کو سینہ فگار تھا — یہی بس خیال تھا دمبدم کہ ابھی تو پاس وہ یار تھا
جسے یاد اپنی لگائیے اوسے صاف دل سے بھلائیے — تک اودھر تو آنکھہ ملائیے یہی ہمسے قول و قرار تھا
مجھے ایک عاشق خستہ کی کہین قبر کل جو نظر پڑی — نہ کسی سے کوئی لگائیے جی یہ کھدا بلوح مزار تھا

ولہ

بصد آرزو جو وہ آیا تو یہ حجاب عشق سے حال تھا — کہ ہزار دل مین تھین حسرتین اور اوٹھانا آنکھہ محال تھا
جو چمن سے دور قفس ہوا تو مین اور اسیر ہوس ہوا — یہ جو ظلم ابکی برس ہوا یہی پھر اگلی بھی سال تھا

نہ کسی نے قدر کی جرأت اب کہے شعر گرچہ عجب عجب
جو نہونگے ہم تو کہینگے سب کہ بڑا یہ اہل کمال تھا

آنکھون کے آگے اوسکے تصور مین رات کو — سو بار ایک چاند سا آکر چمک گیا
آغوش مین خیال کے اتنا نہ تنگ لے — اے عندلیب پیرہن گل مسک گیا

ولہ

جو دل وحشت زدہ پھرتا تھا آوارا پڑا — کہتے ہین جرم محبت پر وہ کل مارا پڑا
صرف گریہ رات ہی کو دل جگر تو نے کیے — دن ابھی رونیکو ہے اے چشم ترسارا پڑا
ایکدن اوس برق وش کی دیکھی جو چشمک زنی — آج تک کانپے ہے گردون پر ہر اک تارا پڑا

ولہ

حسن اے جان نہین رہنے کا — پھر یہ احسان نہین رہنے کا
پردہ مت منہہ سے اوٹھا نازنہا — مجھہ مین اوسان نہین رہنے کا
تو چلا اور یہ جی اس تن مین — کسی عنوان نہین رہنے کا
گل کو کیا روتی ہے تو اے بلبل — یہہ گلستان نہین رہنے کا

قطعہ

دلکی درخواست جو کی تونے تو یان
اب یہ اک آن نہین رہنے کا

آن کر اپنی امانت لے جا
پھر تجھے دھیان نہین رہنے کا

ہے کہ یہ غم سے نہ گھبرا جرات
اتنا حیران نہین رہنے کا

ابھی تو تمنے پردہ ہی مین اک عالم کا گھر گھالا
مجھے یہ فکر ہے صورت دکھاؤگے تو کیا ہوگا

نگاہ شرمگین نے مجھکو مارا مین یہ دیکھون ہون
کہ جب سنمکھہ ہو تم آنکھین لڑاؤگے تو کیا ہوگا

ولہ

میرے اور اوسکے جو یوجہو ربط کیا کیا کچھہ نہ تھا
پر دل اوسکا پھر گیا ایسا کہ گویا کچھہ نہ تھا

ولہ

یون دل کو چھین لینا سیکھا ہی کس سی تمنے
ہرگز نہین کسی کو ڈھب یاد اس طرح کا

قاتل کی دیکھہ ابرو کیونکر نہ قتل ہون مین
خونریز تیغ ایسی جلاد اس طرح کا

دل ہے اسیر الفت دلدار اوس سی غافل
ہے صید کی وہ حالت صیاد اسطرح کا

جرات کو دیکھہ غمگین کچھہ وہ سمجھکے بولا
مرجایئے تو بھلا ہے ناشاد اس طرح کا

قطعہ

یہ پیغام کہنا مرا یار سے
اگر وان تو اسے نامہ بر جائیگا

ترے غم سے اک شخص ہی جان بلب
وہ بچ جائیگا تو اگر جایئے گا

جو مانے تو مانے نہین تو نہین
گزرنا ہے جو کچھہ گزر جائیگا

لہ یعنی خانہ خراب کیا ۱۲

ولہ

مجھ کو ہوا یہ خاک نشینی سے فائدہ
تھا دل کے آئینہ پہ جو کچھ زنگ اُڑ گیا

محفوظ سیر باغ سے تو ہو وی کسطرح
گلشن مین گل کا آگے ترے رنگ اُڑ گیا

پرواز کا جو قصد کیا مرغ روح نے
اک دم مین آہ سیکڑون فرسنگ اُڑ گیا

ولہ

جب تلک دل نہ لیا تھا تو کبھی آتا تھا
دل کے لیتے ہی وہ خود کام ہمین بھول گیا

محو ہے اپنے ہی ایسا وہ رخ و زلف پہ یار
صبح گر یاد کیا شام ہمین بھول گیا

ولہ

کوئی جہان مین مجکو بھی مُنہ لگاتا آہ
برنگ نے مرے نالو مین گر اثر ہوتا

پوچھ شیخ کہ دل کیونکہ لے لیا اوسنے
بتاتے تجھکو جو اس دم وہ شوہ گر ہوتا

ولہ

کیون اوٹھ چلا جہان سے دل زار کیا ہوا
بیٹھے بٹھائے تجھ کو یہ آزار کیا ہوا

اے شوخ تیرے کوچہ مین دل تھا مرا یک شخص
ہر دم کراہتا تھا وہ بیمار کیا ہوا

ٹک در تک اپنے جا کے اسیرونکی لے خبر
یہ شور سا ترے پس دیوار کیا ہوا

رونا وہی ہے اور نہین اک قطرہ ہمین خون
کیا جانین تجھ کو دیدہ خونبار کیا ہوا

جرأت کرے ہی کس لیے تو نالہ و فغان
کیون ضبط چھٹ گیا تجھے اے یار کیا ہوا

ولہ

کس بیوفا کے دام مین جا مبتلا ہوا
تڑپے ہی آج ہای مرے دل کو کیا ہوا

ای خضر کس طرح سے تو جیتا ہی ابتلک | اتنی ہی زندگی سے مرا جی خفا ہوا
سنتے ہی نام اوسکی جدائی کا مر گیے | دن ہجر کا نہ دیکھنے پائے بھلا ہوا

جرأت کو قتل کرکے پشیمان کیون ہی تو
ظالم وہ اپنے جی سے گیا تجھکو کیا ہوا

عشق کب یار مجھسے چھوٹ گیا | صبر ناچار مجھسے چھوٹ گیا
آج گیرا ہی تھا اوسے مین نے | کرکے اقرار مجھسے چھوٹ گیا
ق
یہی کہتا ہون جب سے ای جرأت | کوچہ یار مجھسے چھوٹ گیا

کس بیابان مین آہ لائی نصیب
گل و گلزار مجھسے چھوٹ گیا

یا وہین کا ہو رہیگا یا عدم کو جائیگا | پہر نہین پہریگا اوس کوچہ مین اب جب جائیگا
گلشن گیتی مین جو آویگا کیا پاویگا یان | غنچہ سان کچہ اور اپنی گانٹہہ کا کہوئیگا
میری وحشت کا کرو چرچا نہ ای اہل جہان | مجھکو خطرا ہے کہ تمکو بھی جنون ہو جائیگا
عاشقی کا ہم سے چھٹنے کا نہین ہرگز خیال | ناصحا جاوی تو جاوے جی نہ یہہ تو جائیگا

ولہ

گر سرگزشت میری اوس سے نہ تو کہے گا | یہ بوجھ تیرے سر پر ای نامہ بر رہیگا
جاتے ہین ہم تو لیکن آ کر کرین گے مجرا | گر اس طرح سے کوئی تیرے ستم سہیگا
طفلی مین کہتے تھے سب مجکو کہ یہہ قیامت | عاشق مزاج ہوگا جیتا اگر رہے گا

ولہ

عاشقی جرأت نکر ناحق نہ جی کو غم لگا | ربط کر سب سے بہت پہ دل کسی سے کم لگا

ولہ

بن ترے کیا کہین کیا روگ ہمین یار لگا ۔۔۔ ڈر لگے نام لیے جسکا وہ آزار لگا
کہیے کیونکر نہ اوسے بادشہ کشورِ حسن ۔۔۔ کہ جہان جا کے وہ بیٹہا وہین دربار لگا

آنکہہ لگتی نہین جرأت مری اب ساری رات
آنکہہ لگتے ہی یہ کیسا مجہے آزار لگا

دلِ مضطر یہ کہے ہی وہین لیچل ورنہ ۔۔۔ توڑ چہاتی سے کے کواڑون کو نکل جاونگا
مین ہون خورشید سر کوہ یقین ہی وہ ماہ ۔۔۔ آئیگا بام پہ تب جبکہ مین ڈہل جاونگا
مشورہ کر کے یہ دل کوچہ جانان کو چلا ۔۔۔ عزم تو لا نے کا کیجو مین مچل جاونگا
تو گرفتار محبت ہون مری وضع سی تم ۔۔۔ اتنا گہبراؤ نہ پیارے مین سنبہل جاونگا

ولہ

ہون وہ چندان اس فلک کی ظلم رانی سے خفا ۔۔۔ وہ خفا مجہہ سے مین اپنی زندگانی سے خفا
وہ اوٹہاتا ہے گلی سے اور مین اوٹہہ سکتا نہین ۔۔۔ اب تو جی ہونے لگا اس ناتوانی سے خفا

ولہ

پہرتے ہین دیر دیر وہ سب محفل مین اوسکی شوخیان ۔۔۔ لیگیا دل سبکے وہ اور سب سے شرماتا رہا
کچہہ نصیحت نے نکی تاثیر گو اک عمر تک ۔۔۔ مجہکو ناصح اور مین اس دل کو سمجہاتا رہا
دردِ دل کہتا ہون اوس سے تو وہ سمجہے ہی دروغ ۔۔۔ راست گوئیکا تو دنیا سے یقین جاتا رہا

قطعہ

دیکہہ غمگین مجہے پوچہے ہی وہ آپ ہی ہنسکر ۔۔۔ تو نے دل جسکو دیا ہی وہ ستمگار ہی کیا
دلکو تہا لے ہوے چپکا سا ہی کیون کہہ منہ سے ۔۔۔ جرأت اب بات بہی کرنا تجہے دشوار ہی کیا

گرچہ دن رات مین اک مجمع خوبان مین رہا
پر خدا جانے کہ کس حسرت و ارمان مین رہا

مرگیا کل ہی جرات بیمار
تو عیادت کو اوسکی آج آیا

ولہ

آہ جب کوچہ جانان ہی مین جانا نہ رہا
تو کہان جائین کہ جانے کا ٹھکانا نہ رہا

کئی دن منہ سے نبولے یہ نہ کی اوسنے بات
اور کیا کیجیے اب کوئی بہانا نہ رہا

تھی یہ خواہش کہ کرے ہمپہ ترحم کی نظر
سو وہ اب قہر سے بہی آنکھہ دکھانا نہ رہا

ولہ

سُن کے مین عزم سفر مرہی گیا
تم تو گہر سے گیے یان گہر ہی گیا

اب کہان حرف و حکایت ہے بہم
عمر گزری کہ وہ دفتر ہی گیا

ظلم سہنے کا مزہ جبکہ پڑا
یاس سے تب وہ ستمگر ہی گیا

ولہ

قاصد جو وہ پوچھے تو یہی کہیے کہ اوسکو
ہی دہیان وہی آپ نے جس دہیان مین چھوڑا

رحمت ہی اب ای جوش جنون تجھکو کہ تونے
جھگڑا ہی نہ کچھہ دست و گریبان مین چھوڑا

ولہ

تجھکو ہم اسلیے کہتے تھے کوئی دم مت جا
چل بسے ہم نہ ترے چلتے ہی چلتے دیکھا

اوسکا بیمار نہ نکلا کبھو باہر جرات
گہر سے تابوت ہی آخر مین نکلتے دیکھا

ولہ

اگرچہ دل کے بہلانے کو مین کس جا نہین جاتا
ولے جو دہیان ہی دل کو سو وہ اصلا نہین جاتا

ٹپک پڑتا ہے آنسو بزم خوبان مین جو جاتا ہون
غرض جبتک مجہے ڈر تہا سو وہ ٹپکا نہین جاتا

فراہمی سے دل لبریز ہے مجہہ محو حیرت کا
برنگ بلبل تصویر پر بولا نہین جاتا

جو سودائی سا لگتا ہون مین اوسکی زلفکے خم کو
تو صیتون مین گہے ہے تجہسے یہ سودا نہین جاتا

تماشا ہے کہ وہ پاس اپنے بہلاتا نہین ہمکو
اور اوس سے ٹک جدا بیٹہین تو پہر بیٹہا نہین جاتا

سہے ہے بیقراری دلکو وصل و ہجر مین یکسان
خدا جانے یہ کیا سمجہا ہے کچہہ سمجہا نہین جاتا

گیا مین جان سے جسکی قدمبوسی کی خواہش مین
وہ بعد از مرگ بہی ٹک لاش کو ٹہکرا نہین جاتا

کہے گر کوئی مرتا ہے ترا بیمار جا اوس تک
تو کیا شوخی سے کہتا ہے وہ بیپروا نہین جاتا

قفس کو ہمصفیر و کرد کہاتے رشک گلشن ہم
ولے ناطاقتی سے کیا کرین تڑپا نہین جاتا

ترے بن دیکہے جرأت کی یہ حالت ہو گئی ہے غم
کہ اپنے سے تو اوسکو پہر نظر دیکہا نہین جاتا

ولہ

شکوہ کیا کیجے ناتوانی کا
کہو دیا لطف زندگانی کا

صبح پیری کا گر نہوتا خوف
تب مزہ تہا شب جوانی کا

دیگیا چلتے وقت دلبر داغ
مین تصدق ہون اس نشانی کا

ولہ

طائر قبلہ نما کی طرح ای صید افگن
آگیا وجد مین وہ جسکے ترا تیر لگا

جرأت انبوہ ہو در کار اگر بعد فنا
دیکہو اوسکی مرے تابوت مین تصویر لگا

کیا اوس گہر مین چرچا جسنے میری آہ و زاری کا
الٰہی صبر اوسکی جان پر اس بیقراری کا

ولہ

اوٹہا جو کوئی تبان سے تو پہر خدا جانے
کہ مین چلا تہا کدہر بیخود اور کہان پہنچا

برنگ تازہ بیابان مین گل کہلے قاتل
ترے جو زخم نصیبون کا کاروان پہنچا

ولہ

دم کا ہے کیا بہروسا کبتک رکا کریگا
ای دل تراتڑپنا کیا جانے کیا کریگا

تجہہ سا جو کوئی تجہہ کو ملجائیگا تو بابن
میری طرح سے تو بہی چپکا سنا کریگا

ولہ

تجہے کیا دیکہون ای خورشید عالم
کہ عالم یان تو جون شبنم ہے میرا

ہوا برہنے سے درد دل کے ظاہر
کہ جینا کچہہ بہت اب کم ہے میرا

اولجہہ پڑنے کو جی ہر ایک سے ہے
مزاج اوس بن یہ کچہہ برہم ہے میرا

قطعہ

زراہ لطف گروہ شوخ مجہہ کو
کبہی کہتا ہے تو ہمدم ہی میرا

تو پہر یہ بہی جتا دیتا ہے وان
نجانا اس پہ یہ بہی دم ہے میرا

ولہ

کیون سنون جی لن تری ہر بات کا
حسن مرقع ہے طلسمات کا

ہم نہ ملین تم سے تو نکلے ہی جان
اور تمہین عالم ہے مساوات کا

شیخ جوان ہوگا تو پی دیکہہ اسے
شیشہ مین پانی ہے کرامات کا

بات نئی سوجہے ہے جرأت تجہے
مین تو ہون عاشق تری اس بات کا

بہہ گیا جون شمع تن سارا اگر اچہا ہوا
رات کے رونے سے چہٹے ای چشم تر اچہا ہوا

میرے مرنیکی خبر سنکر لگا کہنے وہ شوخ
دل ہی دل مین اپنے کچہہ سوچ کر اچہا ہوا

بیخودی مین اوٹہہ چلے تہے ہم کہین سو آہ ہے
تیرے ہی کوچہ مین رستہ بہول کر اچہا ہوا

تہا یہی ڈر کا خدا جانے کہ کیا لاوے پیام
جاکے وان سے جو نہ آیا نامہ بر اچہا ہوا

ولہ

لگیے دل کو پہر اوسکا گزارا نہوا
حیف ہم اوسکے ہوے پر وہ ہمارا نہوا

سچ کہا ہے کہ تجلی کو نہین ہے تکرار
وصل قسمت مین مری اوسکا دوبارا نہوا

قطعہ

کہون وہ استان مین گر اپنی اور اوسکی
تو حیران ہو سنکے اپنا پرایا

کہ پہلے کی اظہار خود اوسنے الفت
نہ آیا تو سو بار گہر سے بلایا

جتائین وہ باتین جنہین سحر کہیے
دکہایا وہ عالم کہ وحشی بنایا

رکہی سب بے تکلف ملاقات چندے
بمنت مجہے پاس پہرون بٹہایا

کسی کا نہ اک حرف خاطر مین گزرا
اوسے گرچہ لوگون نے کیا کیا پڑہایا

لگاوٹ یہ کچہہ کرکے پہر کیا غضب ہے
مرا لگ گیا دل تو پردہ لگایا

ولہ

بگاڑا اپنی ہوا قسمت کا تب سے
تجہے جب دست قدرت نے بنایا

ہوی قسمت مین آخر تلخی مرگ
مزہ یہ زیست نے اچہا چکہایا

عجب صحرا مین جرات ہم ہوے گم
کہ جوینده نے نقش پا نہ پایا

دل سے کب چھٹتے ہی وہ تیر نگہہ پار نہ تھا
تا لبِ زخمِ جگر بھی لبِ سوفار نہ تھا

رات جبتک مرے پہلو مین وہ دلدار تہا
دل کو مجھسے مجھے کچھہ دل سے سروکار نہ تھا

کل تو بیمار کو تھا تیرے نہ بستر پہ قرار
آج بستر تھا فقط اور وہ بیمار نہ تھا

سب سے خلطہ تہا کل اور مجھسے نہ کی بات بہی واہ
منہ ادہر کیجو مین ایسا تو گنہگار نہ تہا

کر کے وہ تیغ زنی مجھپہ ہوا چین بجبین
یعنی یہ قتل بہی کرنے کے سزاوار نہ تہا

غنچہ ساں دفترِ حسرت لیے ہم یاں سے چلے
سو زبان منہ مین تہین لیکن لبِ اظہار نہ تہا

ولہ

خستگی پر تو جو نازان ہے گلشن ای صبا
چل تو آبا نہین ترے ہاتہ سے دامن ای صبا

ولہ

دوستی ڈہونڈہون ہون اوس سے جو ہے دشمن جان کا
آہ مین حسرت زدہ کشتہ ہون اس ارمان کا

پہر کہو سوتے مین کیون بوسہ لیا تو نے مرا
گو ہے تہمت پر مزا کیسا ہی اس بہتان کا

میرے افسانہ پہ یون چپ ہو بنا بیٹھے ہے وہ
ذکر جیسے کوئی سنتا ہے کسی انجان کا

ولہ

پوچہ اوسکی مت خبر جسسے ناصح سیے تہا تو
وہ وہ بخیان اوڑا یہ گریبان ہے دوسرا

وادیِ عشق مین ہمین برسون یونہین کٹے
اک دشت طے کیا کہ بیابان ہے دوسرا

آئینہ جب وہ دیکہے تو کہتی ہین حیرتین
سچ ہے کہ ہمسا کب کوئی انسان ہے دوسرا

ہے طرفہ جان و دل کا دمِ اضطراب حال
روکین جو ایک کو تو گریزان ہے دوسرا

وہ رُک کے اوٹہہ چلا تو اوسے کیونکہ روکیے
اک دست ہے بدل بگریبان ہے دوسرا

ولہ

اب نہ ٹھہر گئی زمین اے شوخ پرفن زیرپا
تو دلِ مضطر کو مل جا وقت رفتن زیرپا

چین یا بر وہو کے دیکھا مٹر کے کس انداز سے
آگیا سہواً جو میرے اوس کا دامن زیرپا

گل دلِ پرخون کی اپنے اوس سے جو پوچھی خبر
غنچۂ گل کو لگا ملنے وہ پرفن زیرپا

ولہ

بنا دانی نہ کریان فکر منعم گھر بنانے کا
کہ ہے یہ رہگزارِ دہر رستہ آنے جانے کا

کرین وان قصد کیونکر اضطرابِ دل جتانے کا
کسی صورت نہو مقدور جس جا لب ہلانے کا

کسی کا وقت آپہنچا جو آنا ہے تو آپہنچو
لگی ہچکی نہین ہے وقت اب عرصہ لگانے کا

یکایک پھر گئی یون ہمسے چشمِ یار ہے ظالم
یہ سچ ہے دمبدم ہے رنگ کچھ اور ہی زمانے کا

جو آنکھین تمنے پھیرین تو دل اپنا ہم بھی پھیرینگے
جو الفت ہی نہین تب فائدہ ایذا اوٹھانے کا

ولہ

یہ وفا کی مین نے تس پر مجھے کہتے بیوفا ہو
مری بندگی ہے صاحب یہ ملا خطاب اُلٹا

مرے سو سوال سنکر وہ رہا خموش بیٹھا
نہین یہ بھی کہنے کو اب کہ دیا جواب اُلٹا

قطعہ

حضرتِ دل نہ کسی پر مریے
بات یہ دھیان مین ٹک لائیے گا

ورنہ دیکھو مین کہے دیتا ہون
مرتے مرتے یونہین مر جائیگا

ناصحو آپ مین جرأت نہ رہا
اب سمجھ کر اسے سمجھائیے گا

بستر پہ گر نہ تیرا بیمار گھر سے نکلا
نکلا تو اوسکا تابوت ای یار گھر سے نکلا

کل اضطراب دل سے جو وحشت زدہ میں بن بن | سو بار گہر مین آیا سو بار گہر سے نکلا
کرو رد سر کا حیلہ نکلا نہ شب تو دن کو | ماتہے پہ ہاتہہ رکہہ کر مکار گہر سے نکلا

ولہ

اک آہ کہینچکے اوسکا جو ہمنے نام لیا | گرا تہا عرش مین پر خدا نے تہام لیا

ولہ

ولگے لگی جسے جی تن سے ہمارے نکلا | دل لگانیکا تہا ارمان سو بارے نکلا
غرق ہو بحر محبت مین جو ہے طالب یار | کہ نہ موتی کبہی دریا کے کنارے نکلا

ولہ

فصل گل آئی گئے صحن چمن مین ہر سال | موسم باغ جوانی جو گیا پہر نہ پہرا
واسطے دل کے دہڑکتا ہے کلیجہ ای وائے | کہ وہ میر اخفقانی جو گیا پہر نہ پہرا

ولہ

افتادگان خاک کے سر پر جو آ گیا | اٹکہیلیون سے آکے وہ ٹہوکر لگا گیا
عیاری اوسکی دیکہیو لڑکر چلا تو سب | پہر جاتے جاتے انکہہ وہ مجہسے لڑا گیا
عاشق کے بعد مرگ یہ بیدرد نے کہا | یہ جان سے گیا تو گیا اپنا کیا گیا

اشعار سن وہ آئینہ رو میرے بول اوٹہا
جرأت یہ گفتگو تو ہمین سے اوڑا گیا

ولہ

رشک اوس پہ غضب گردش افلاک نے کہایا | کاوا جو ترے توسن چالاک سے نے کہایا
ابرو کو ہلا اوسنے جو کی ایک نگہہ تیز | یہہ تیغ پہ بہالا دل صد چاک نے کہایا

یارانِ گزشتہ کی کہانی رہی جرأت
ساتھہ اپنے جو کہانی تہا اونہین خاک نے کہایا

ولہ

پہر اوٹہہ سکا نہ جبکہ تراخستہ پا بن گرا
یہ ضعف و لاغری ہے کہ دم مین غبار سا

جون نقش پاہ مین کا ہو اس جہان گرا
اپنی نسیم آہ سے مین ناتوان گرا

ولہ

اپنی بیخوابی کی باتین جمع ہوتے تہے آہ
ہاے اتنی بہی تسلی کوئی دیتا نہین

نیند اوڑا دینے کا اک اچہا فسانہ بن گیا
اوسکو لے آتے ہین ہم یانتک جو لانا بنگیا

ولہ

پابوس میسر نہین ہیہات ہمین اب
وہ چوری چہپے کی بہی ملاقات نہین اب

جرأت نہ شبِ وصل کو کر یاد تو ہر رات
ویسی تری قسمت مین کوئی رات نہین اب

ولہ

گلی مین اوسکی سے چل ہمنشین اب
قسم مت کہاؤ جہوٹی تمکو پیارے

نہین لگتا ہے دل میرا کہین اب
جو کچہہ آگے تہی الفت سو نہین اب

ولہ

بعد مدت کے جو گہر اوسکے ہمین لائے نصیب
زردِ فرقت ہے سدا شومیِ طالع سے یہان

بات کرنا بہی نہ قسمت مین ہوا ہاے نصیب
ایسی قسمت کو لگے آگ یہ جل جاے نصیب

ولہ

منفعل کیونکہ نہون اوسکی مین اس چال سے خوب ۔ بعد بوسہ کے وہ منہہ پوچھے ہی رومال سے خوب

یہ بہی شوخی ہی کہ پوچھے ہی ترا حال ہے کیا ۔ باوجودیکہ وہ آگہ ہے مرے حال سے خوب

جو ہون مشتاق اونہین پر در گلزار ہو بند ۔ نکلی گلشن مین نئی رسم یہ اس سال سے خوب

نکلے اب حلقۂ غم سے کہ اوڑایا ہم نے ۔ یانو پڑنے کا ڈہب اوس شوخ کی خلخال سے خوب

بل بے چہرہ کی صفا مردمکِ چشم کا عکس ۔ پڑتے ہی منہ پہ نظر آنے لگا خال سے خوب

ولہ

غمِ فراق سے کٹتی ہے یون ہماری رات ۔ کہ لوگ دیکھتے ہین دست و پا کو ساری رات

شب فراق کٹے کس طرح سے ای جرأت
یہ رات وہ ہے کہ کہتے ہین جسکو بہاری رات

ولہ

ناتوانی مین بجز سایہ نہین کوئی رفیق ۔ وہ بہی مجھہ بن جو چلے ایک قدم کیا طاقت

ضد سے غیرون نے کہا ہے نہ اسی باور کر ۔ چاہین گے تیرے سوا اور کو ہم کیا طاقت

جو طلسم آینۂ دل مین عیان ہے جرأت
سیر دکھلائے جو یہ ساغر جم کیا طاقت

ولہ

جادو ہے نگہ چیب ہے غضب قہر ہے مکھڑا ۔ اور قد ہے قیامت
غارت گرِ دین وہ بتِ کافر ہے سراپا ۔ اللہ کی قدرت
اٹھکھیلی ہے رفتار مین گفتار کی کیا بات ۔ ہر بات جگت ہے

اور رنگ رخ یار سے ہے گویا کہ بھبوکا ۔ پھرتے ہیں یہ ملاحت
ہین بال یہ بکھرے ہوے مکھڑے پہ دھوان دہار ۔ جون دود شعلہ
حسن بت کافر ہے خدائی کا جھمکڑا ۔ ٹک دیکھیو صورت
ابرو فن خونریزی مین ہین اوسکی غضب طاق ۔ شمشیر برہنہ
آنکھون کا یہ عالم ہے کہ آنکھون سے نہ دیکھا ۔ افسون ہے اشارت
کان ایسے کہ کانون سے سُنے ایسے نہ ابتک ۔ نہ آنکھونسے دیکھے
بالے کے تصور مین مجھے گھیرے ہے گویا ۔ اک حلقۂ حیرت
دل خون کرے وہ دست حنا بستہ پھر اوس مین ۔ سمرن کی پہنے ہاے
ہے وضع تو سادی سی پہ کیا کیا نہین پیدا ۔ شوخی و شرارت
گلشن مین پھرے ٹک تو وہین آتش گل کی ۔ گرمی سے عرق آے
ہر گام پہ چلنے مین کمر کھاے ہے لچکا ۔ اللہ رے نزاکت
ہے عشوہ و انداز و ادا ناز و کرشمہ ۔ اور گرمی و شوخی
ہر عضو پہ آنکھ اٹکے وہ کافر ہے سراپا ۔ اک موہنی مورت

ولہ

بوی گل تا بہ قفس لا کے صبا یوچھے ہی کیا
جان بلب مرغ گرفتار ہوا کس باعث

مین نے کب بزم مین دیکھا بہ نگاہ حسرت
مجھ پہ برہم وہ ستمگار ہوا کس باعث

مرض عشق مجھے آپ وہ دیکھے جرأت
پوچھتا ہے کہ تو بیمار ہوا کس باعث

ولہ

کل تم نہ تھے تو رات تھی پیارے بلا طول
اب ہو تو دیکھہ لیجیو دم مین سحر ہے آج

جرأت کچھہ آپ مین نظر آتا نہین ہے تو
کیون خیر تو ہے تجھہ کو ہوا کیا کدھر ہے آج

ولہ

مرہم بزیر کونسا ہے گھاو جو نہین
پر ایک زخم تیغ زبان کا نہین علاج
آنکھین طبیب پھیری ہی نبض اپنی دیکھکے
یعنی مریض چشم بتان کا نہین علاج

اب وصل ہے تو ہجر کا دھڑکا لگا تجھے
جرأت کچھہ اس ترے خفقان کا نہین علاج

ولہ

ہر چند بھرے دل مین ہزارون ہین گلے پر
کیا کہیے کہ کھلتا نہین منہ وقت ملے پر

کس منہ سے بیان کیجیے وہ لطف کہ جرأت
وہ شتنام جو وان ملتی ہین اک آنکھہ ملے پر

یہہ دل کی تپش سے ہے قلق جان حزین پر
گویا کہ کوئی دیدے ٹپکتا ہے زمین پر
جس نور کے بقعے کو مہ و خورشید نے دیکھا
کم بخت یہہ دل لوٹے ہے وس پردہ نشین پر
چھڑکے ہے نمک زخم جگر پر کوئی ای شوخ
کاش آنکھہ نہ پڑتی تری حسن نمکین پر
ہر دم کی اوٹھا کون سکے رنجش بیجا
اسواسطے ہر پھر کے یہہ غصہ ہے ہمین پر

ولہ

مقام اسکا آخر کو زیر زمین ہے
پڑا ہے یہہ لشکر جو سارا زمین پر

زمین پر سے زیر زمین کچھ تو لیجا
نہ سمجھو اسے آسمان یہ کسی سے
کہ آنا نہین پہر دوبارا زمین پر
عجب طرح کا جال مارا زمین پر

قطعہ

یہ زیرِ زمین سے سنا شور ہمنے
کہ غافل نہین خوب یہ چال چلنا
قدم زور سے ٹک جو مارا زمین پر
کبہی اپنا بہی تہا گزارا زمین پر

جو رہنے دے کوچہ مین اپنے وہ جرات
تو ہے لوٹنا وان گوارا زمین پر

ولہ

دور سے کل ہمنے اوسکی آستان کو دیکہکر
رو دیا کن حسرتون سے آسمان کو دیکہکر

ولہ

دل ہمنے دیا ہے تجہے دلدار سمجہکر
ٹک تو بہی ہمین دیجیو آزار سمجہ کر

ولہ

بہلا دیکہین یہ کن انکہون سے کیون جی
گیا وہ دل بہی پہلو سے کہ جس کو
چلی جاتی ہے تو اے عمر رفتہ
کسیکو دیکہنا ہمکو دکہا کر
کبہی روتے تہے چہاتی سے لگا کر
یہ ہم کو کس مصیبت مین پہنسا کر

نہین منہ سے نکلتی اوسکے کچہہ بات
کسی نے کیا کہا جرات سے آ کر

اب خاک تو کیا ہے دل کو جلا جلا کر
یہ بہی کوئی ستم ہے یہ بہی کوئی کرم ہے
کرتے ہو اتنی باتین کیون تم بنا بنا کر
غیرون پہ لطف کرنا ہمکو دکہا دکہا کر

جرائت نے آخر اپنے جی کو بھی اگنوایا
ان ہمدوتون سے دل کو لگا لگا کر

نہ جی کو دلکی خبر ہے نہ دلکو جی کی خبر
وہ شکل دیکھتے ہی محو ہو گیا ایسا
ترے بغیر کسی کو نہین کسی کی خبر
نہ اوسکو اپنی خبر ہے نہ آرسی کی خبر

ولہ

ترے خیال مین دونون جہان سی ہم گذرے
نہ اس جہان کی خبر ہے نہ اوس جہان کی خبر
مثال شمع کرین سوزِ دل بیان کیا خاک
زبان رکھتے ہین لیکن نہین زبان کی خبر
خدا ہی جانے مرے جان و دل پہ کیا گزری
نہ اوس مکین کی خبر ہے نہ اوس مکان کی خبر
ہوے ہین ایسے بلا مین اسیر ہم کہ ہمین
نہ کچھہ زمین کی خبر ہے نہ آسمان کی خبر

ولہ

اوس بیوفا کے در پہ ین سر مار مار کر
جب اوٹھہ چلا تو گھر مین وہ بولا پکار کر
جب دیکھون اوسکو تب یہی کہتا ہے جی عشق
دل کیا دیا ہے جان بھی اسپر نثار کر
اوس بدگمان کو تو بھی نہ الفت کا ہو یقین
رکھہ دیجے اوسکے آگے اگر سر اوتار کر

جرائت ترے بغیر جگر اپنا تھام کر
رہ جائیے ہے جو بولے ہے کوئی پکار کر

ولہ

بیمار غمزہ کا تیرے ہے حال جائی جرئت
اک جنبشِ مژہ ہے دو دوپہر کے اندر
روتا ہون درد دل سے گر مین تو پھر وہ مجھکو
کہتا ہے جیتو نون مین ہو تم نظر کے اندر

ولہ

مِلجاو کچھہ ہمین نہین تنہا ترنگ پر
نامِ خدا ہو تم بھی تو کیا کیا اُمنگ پر

ولہ

ہم اس طرح رہے یارانِ رفتگان سے دور
غریب جیون کوئی رہ جایے کاروان سے دور

ذرا تو بیٹھیے نزدیک گر کہون اوس سے
تو کس ادا سے وہ کہتا ہے چل ہو یان سے دور

قطعہ

گھبرانے سے تمہارے یہ ظاہر ہے اکہ آپ
بیٹھے تو میرے پاس ہین ای مہربان پر

جانا کہین ہے اور بہی تقصیر ہو معاف
جو دل مین ہے تمہارے سو اپنی زبان پر

قطعہ

ہو بصد رنگ شگفتہ لبِ دریا وہ باغ
ہر روش جس مین کہ بس لطف بہار آیے نظر

چار سو نغمہ سرائی مین ہون مرغانِ چمین
شاخ در شاخ عجائب گل و بار آیے نظر

موج دریا ادہر اٹھکیلی کی چالین دکھلاے
اور ادہر رقص کنان بادِ بہار آیے نظر

ہووے اطراف سے گھنگھور گھٹا گھر آئی
کوند بجلی کی ہوا اور پڑتی پھہار آیے نظر

اک طرف مور منڈیرون پہ کرین کیا کیا شور
اک طرف ابر مین بگلون کی قطار آیے نظر

گردشِ جام ہو جیون گردشِ چشمانِ بتان
ہاتہہ مین مطربِ سرخوش کے ستار آیے نظر

لب بلب سینہ بسینہ جسے چاہین وہ ہو
گلشنِ زیست کی تب ہمکو بہار آیے نظر

ولہ

سب چلے تیری آستان کو چھوڑ
بدزبان اب تو اس زبان کو چھوڑ

مت اُٹھا یار تیرے کوچہ مین
آن بیٹھا ہون دو جہان کو چھوڑ

صحبت راست کب ہو کج سے برار — تیر آخر چلا کمان کو چھوڑ

کر جوانی یہ رحم جرأت کی
بس غم عشق اس جوان کو چھوڑ

ہے یہ گل کی اور اوسکی آب مین فرق — جیسے پانی مین اور گلاب مین فرق
لاکھ گالی کہی ہے کم ست دے — مین گنون گا نہو حساب مین فرق
آنکھ جب سے کھلی نہ دیکھا کچھ — زندگانی مین اور حباب مین فرق

کیونکہ جرأت ہو شیخ سمجھا کہ ہے
پیری اور عالم شباب مین فرق

درد فراق سے ہے یہ بہتر کہ آئے مرگ — کردے چراغ عمر کو گل ای ہوائے مرگ
کہتے ہین زندگی جسے اک انتظار ہے — آئے ہین سب عدم سے جہان مین برای مرگ

ولہ

نیرنگ محبت نے یہ اپنا تو کیا رنگ — دیکھے کوئی چہرہ کو تو ہر دم ہے نیا رنگ
جب چہرہ پہ میرے نہ رہی نام کو سرخی — تب ہنسکے کہا اوسنے کہ لو اب تو کھلا رنگ

ولہ

سخت گھبرایے ہے اب یکی ملاقات سے دل — اوٹھ گیا یار کے اوٹھ جاتے ہی سب بات سے دل
کس خرابی سے ہوی صبح نپوچھو یارو — کیا کہون ہائے کہ کہنے مین نہین بات سے دل
کبھی رونا کبھی ہنسنا کبھی بکنا پہر دن — کیون نہ پہر اوسکا ڈرے حسن کے مر حالات سے دل

بولون گر اوس سی تو جھنجھلا کے کہے ای جرأت
تو نہ کر بات کہ رکتا ہے تری بات سے دل

ٹک جو پردہ مین جھلک اپنی دکھا جاتے ہو تم
اور چیٹک سی مرے دل کو لگا جاتے ہو تم

آپ کے ہون حکم مین یا تنگ کہ شکل نقش پا
جز فنا اوٹھتا نہین جس جا بٹھا جاتے ہو تم

روز و شب تا مجھہ مین اور دل مین ہی جنگ و جدل
چلتے چلتے اس لیے آنکھین لڑا جاتے ہو تم

شکل برق آمد دکھا کر اپنی پھر چتون مین آہ
مجھسے کہتے ہین قیامت تلملا جاتے ہو تم

کھل گیا ہے خوب تم پر بھی مرا حال زبون
ایک دو دم کے لیے پھر کیون بہلا جاتے ہو تم

آپکے جانے سے کافر ہون جو کچھہ رہتا ہو ہوش
ایسی بیہوشی کی دارو کچھہ پلا جاتے ہو تم

مین تو حیران ہون کرون کیونکر کنارہ تمسی جان
سامنے ہوتے ہی بس دل مین سما جاتے ہو تم

پوچھتے ہو قبر پر پڑھتے ہین کیون کر فاتحہ
یہ ہمین در پردہ مر جانے کو فرماتے ہو تم

ولہ

دل جگر جان غم عشق مین کہو بیٹھے ہم
بیکسی دیکھیو کس طرح سے ہو بیٹھے ہم

رونا آتا ہے ہمین رونے پہ اپنے یارو
یان تلک روئے کہ آنکھونکو بھی رو بیٹھے ہم

نہ ملا عشق کے دریا کا کہین تھل بیڑا
پہلے ہی موج مین گھر بار ڈبو بیٹھے ہم

دوڑ دوڑ آنا ہمارا تمہین بد لگتا تھا
اب نہ آوینگے میان خوش ہو لو بیٹھے ہم

ولہ

جو راہ ملاقات تھی سو جان گیے ہم
ای خضر تصور ترے قربان گئی ہم

ولہ

فراق یار مین کیا آنا جانا سانس کا کہیے
کلیجے پر سدا کھینچا کیا کرتی ہین آرے ہم

کسے ہی یون دل مضطر سی اوس بن جان غمدیدہ
چلو تم رفتہ رفتہ آتے ہین پیچھے تمہارے ہم

نہ مانی دل نے اپنے اور نہ ہمنے بات ناصح کی
ہمین کہہ کہہ کے ہارا وہ اسی کہہ کہہ کے ہارے ہم

نہ کہیے غیر سے آنکھون مین کچھہ لو ہم ہوئی رخصت — نہین ناوان ایسے سب سمجھتی ہین اشاری ہم

ولہ

تنگ آیے ہین الفت کی پیچ وتاب سے ہم — جو مرمٹین تو چھٹین آہ اس عذاب سے ہم

خدا کیواسطے سینہ کو کوئی چاک کرو — کہ جان بلب ہین اب اس دل کی اضطراب سے ہم

ثواب ہے جو یہ کیجی کسی کا خوش کرنا — تو وہ کہے ہے کہ باز آیے اس ثواب سے ہم

گلی مین جایے بن اوسکے یہ دل نہین رہتا — کہان تلک کہین اس خانمان خراب سے ہم

جو دیکھنے کو ہماری وہ دیکھے ہی جرائت
تو آنکھہ اپنی چورا لیتے ہین شتاب سے ہم

جاتے دنیا ہی سے پر اوسکے نہ گھر جاتی ہم — دل کے لگجانے سے بہتر تہا کہ مرجاتے ہم

جون صبا بار تری بزم مین پاتے تو بہلا — اک دم سرد تو وان آن کے بہر جاتے ہم

پوچھہ کر ہمسے حقیقت وہ نہین پوچھتا بات — راز دل کہتے نہ کاش اوس سے مکر جاتے ہم

گر ٹھہرتی ترے آنیکی دم نزع تو جان — سے چلتے چلتے کوئی دم اور ٹھہر جاتے ہم

مار ڈالتا وہ نگاہون مین نہ چاہت اپنی — اوسکے گر آنکھہ دکہانے سے نہ ڈر جاتی ہم

ولہ

ضعف سے اب تو یہ حالت ہی کہ در سی اوسکے — گر اٹھا یا تو ہوے ہم پس دیوار تمام

آیا اس گرمی سے وہ محفل خوبان مین کہ سب — ہو گیے غرق پسینے مین طرحدار تمام

ترے بیمار کا پہونچا یہ مرض دور و دراز — ہوے مرنیکے قریب اوسکے پرستار تمام

درد دل ضعف جگر جانکنی و خستہ تنی — ترے عاشق پہ ہوے ختم یہ آزار تمام

اب یہ حالت ہی کہ کہتے ہین سب اوسکے غمخوار — یا الٰہی کہین جلدی ہو یہ بیمار تمام

ولہ

گالیان دینے لگے نام مرا لے لے تم
کچھہ مری چاہ سے کھل جاتے ہی کھل کھیلے تم

ولہ

قبل آنیکا دے کے راہ مین تم
واہ خوب آئیے وعدہ گاہ مین تم

آنکھہ پہر غیر سے لڑا بیٹھے
بس جی بس ہو مری نگاہ مین تم

شبہہ ہے عید کے بہی ملنے پر
کہ ملے ہم سے اشتباہ مین تم

ولہ

مثل آئینہ باصفا ہین ہم
دیکھنے ہی کی آشنا ہین ہم

دیکھہ سایہ کی طرح اے پیارے
ساتھہ ہین تیرے اور جدا ہین ہم

ولہ

وصل کی رات نپوچھیو قلق دل پیارے
یہ مفصل کہین گے وقت سحر تمسے ہم

لا سیئے تشریف دم سحری تم افسوس
پوچھنے پائے تمہاری نہ خبر تمسے ہم

تم تو رک جاتے ہو اکبات کے کہنے سے ہے
ہم ہی ہو جاتے خفا ہوتے اگر تم سے ہم

قطعہ

وقت جب اپنا برابر ہو سدہارو اسوقت
عرض کرتے ہین یہ با دیدۂ تر تمسے ہم

جیتے جی ہو نہ جدا تم یہی بہتر ہی کہ بس
ہم سے رخصت ہو ادہر تم اور ادہر تمسے ہم

ولہ

گر غم عشق سے یونہی نہ غمین ہوتے ہم
ب ا جل کا ہے کو مرنیکے قرین ہوتے ہم

روز کہتے ہین وہ آوے تو کہین غم حرات
جب وہ آتا ہے تو اوس وقت نہین ہوتے ہم

ولہ

پروا نہین اوسکو اور ہوے ہم | کیون ایسے یہ مبتلا ہوے ہم

اُٹھ جاتے ہی اوسکے جرأت آوے
معلوم نہین کہ کیا ہوے ہم

ہستی کی کھلی بات پس از مرگ کہ تہا خواب | جب بند ہوی آنکھ تو بیدار ہوے ہم
بے یار نہ جیتے ہین نہ مرتے ہین کہ ہمسے | ناخوش ہے اجل ایسے گنہگار ہوے ہم

ولہ

چڑہا کے دل نے سے عاشقی کا جام تمام | کیا وہ کام کہ آخر کیا ہی کام تمام
نظر پڑی جسے اوس رخ پہ صبح زلف سیاہ | ہوا تڑپ کے وہ سودائی تا بشام تمام

زبسکہ سوختہ عشق ہے توای جرأت
جلا بہنا نہو کیون کر ترا کلام تمام

خدا جانے اوس گھر مین کیا ہے کہ جسکے | گئی در کے آگے دوانے بندہے ہین
لگے کیون نہ تیر نگہ دل جگر پر | کہ اوس چشم کے یہ نشانے بندہے ہین

ولہ

ندیا مین نے جو ہمدم تری باتون کا جواب | مت برا مانیو اوس وقت مین تہا اورکہین
درد دل اوس بت بیدرد سے کہیے تو کہے | جا کے یہ رام کہانی تو سنا اورکہین
مین تو جاؤن ترے در سے یہ کرون کیا یارے | کوئی کہتا ہے مجھے یان سے نہ جا اورکہین
دیکے بوسہ مجھے جیتون مین جتاتا ہی وہ شوخ | ایسا پایا ہے مزہ تو نے بھلا اورکہین

ولہ

حال اپنا اوسکو محفل مین جتا سکتے نہین
دل پڑا تڑپے و لے ہم تلملا سکتے نہین

کوئی اوسکی اور ہماری دیکھیو صحبت ذرا
مل رہے ہین دل و لے نظرین ملا سکتے نہین

اپنے پہلو مین دل بیتاب ہے وہ غمزدہ
جسکے ہاتھون سے کہین آرام پا سکتے نہین

ولہ

کیونکہ اب وس سے ملاقات ہو کہ آن کہین
دل دیا اوسکو کہ آیا تہا جو مہمان کہین

میری بیتابی سے محفل مین یہ ٹہر کا ہی او سے
اوٹہہ کے ہونے نہ لگے یہ مرے قربان کہین

بزم مین اوسکی دلا چشم بہی مت کیجو نم
اتنے رونے کا بہی بندہ جلیے نہ طوفان کہین

دیکہ کر سب ترے بیمار کو یون کہتے ہین
یارب اس شخص کی مشکل ہو اب آسان کہین

اک جو مونس ہے مرا دل تو یہ ہی اوسکی شکل
بات کرتا ہے اگر مجہہ سے تو ہی دہیان کہین

ولہ

میرے جاتے ہی وہ اوٹہتا ہی تو نکلے ہی یہ بات
لو نہین بیٹہتے کیون دیکہنے تم آیے ہین

ہے غضب کہینچے ہے دور آپکو جرأت و شیخ
اور دل کہینچے لیے جایے ہے وان باتی ہمین

وہ پوچہے ہے کہ کیونکر روتے تہی فرقت تمارین
کہ تا شب وصل کی بہی مجہہ کو گزری سنگبار ہین

نہ آیا دو قدم وہ ہمرہ تابوت بہی ظالم
قدم گنتا تہا مین وعدہ پہ جسکے دم شمار ہین

ولہ

دلکی تپش سے صدمے جو ناحق جان پر ہین
گاہے زمین پہ ہین ہم گہ آسمان پر ہین

بندہ کی سن سفارش بولے وہ یون کسی سے
عاشق یون ہی وہ صاحب سارے جہان پر ہین

نالون کی اب ہوا سے سارا بدن دکھی ہے	اس عشق کی وہ چوٹین ہر استخوان پر ہین

ولہ

بزم بتان مین ناحق سو رنج جان پر ہین	وہ بدگمان کسے ہے کیون جی آپ اودہر ہین
ہے جی مین یہ قلق سے صاف اوسکی منہ پہ کہیے	جو چاہیے سو کیجے مرتے تہم آپ پر ہین
ہنس بول کر جو اپنی اوقات کاٹتے ہین	کیا کام اوسنے ہمکو ہم اپنے نوحہ گر ہین
مجھکو رولا ہنسا کر کیا خوش ہین یہ سمجھکر	اللہ اسینے مین بہی کیا کیا بہرے ہنر ہین
کچھہ سوز الفت اوسکے دل مین نہین بہلا کہ	پتھر کہین ہین کیونکر پتھر مین بہی شرر ہین
پھرتے ہمکو اوس بن گہبرا کے کہتے پھرنا	ہجران کی شب کے ہم کیا جانین کدہر ہین

ہم دونون کو کچھہ اوس بن سدہ بدہ نہین ہی حیرت
دل ہم سے بیخبر ہے ہم دل سے بیخبر ہین

تپش سے عشق کی اعضا تمام جلتے ہین	جو ہم سے دل کوئی بدلے تو ہم بدلتے ہین
بزور حضرت عشق اب ضعیف پا کر آہ	مرے کلیجہ کو کس کس طرح مسلتے ہین

ولہ

خیال وصل مین اوسکے عجب باتین بناتا ہون	بگہ بیٹہا ہے وہ گویا اور اوسکو مین مناتا ہون
مین کہتا ہون ادہر دیکہو ادہر دیکہو جی صاحب	نہ دیکہو گے تو دیکہو مر [illegible] دکہاتا ہون

ولہ

مجھہ سے مت پوچھو کہ دمساز کسے کہتے ہین	مین تو محرم نہین [illegible] کسے کہتے ہین
خانہ پرورد قفس ہم ہین اسیر اے صیاد	تو بتا دوست ہمین پرواز کسے کہتے ہین
دل ربا آپ کی اوس دن سے کیا ہی ہمنے	تم سمجھتے ہی نہ تہے ناز کسے کہتے ہین

بعد مرنیکے مری لاش پہ لانا اوسکو ‏ ‏ ابہی مت پوچہو کہ اعجاز کسے کہتے ہین

ہاے وہ دن بہی عجب تہے جو نہ تہی ہمکو خبر ‏ ‏ تاک تفرقہ پرداز کسے کہتے ہین

شعر جرات تو نہ پڑہ اوس سے مخاطب ہو کر

جو سمجھتا نہو انداز کسے کہتے ہین

کیون نہ وہ ہمرنگ کی وردی کرے آئین ‏ ‏ ایک تو ہے سبزہ رنگ اور تسپہ سبز کی کان ہین

ولہ

بہلا دیکھو تو ہم تم ایک ہی بستی مین بستے ہین ‏ ‏ سو تسپہ یہ غضب ہی دیکھنے کو بہی ترستے ہین

جنون عشق سے یہ حال ہے اپنا کہ ہم وحشی ‏ ‏ کبہی ہنس ہنس کے روتے ہین کبہی رو رو کے ہنستے ہین

ولہ

ایک گہر مین بہی کبہی ملکے نہین بیٹہتے ہین ‏ ‏ ہم کہین بیٹہتے ہین آپ کہین بیٹہتے ہین

دیکھیے مت ستے اکہی بیٹہنا جرات

اور اوس شوخ کا انداز نہین بیٹہتے ہین

ولہ

دل مرا مجہکو کہین اے ہمنشین ملتا نہین ‏ ‏ کس طرف جاؤن کدہر ڈہونڈون کہین ملتا نہین

روز محشر پر بہی مت رکہہ وعدہ دیدار تو ‏ ‏ آدران کیہ کہ مرنے گا جو یہین ملتا نہین

ولہ

میرے رونیکا سبب پوچہتے کیا ہو جیسے ‏ ‏ دو گہڑی آنکہ مین تم دیکہنا جاتا ہون

دہر مین بازی طفلان کا ہوئین نقش نگاہ ‏ ‏ خوب بننے نہین پاتا کہ مٹا جاتا ہون

گر ادہر تہا نہ ہے دل کو یہ دم رخصت یاں ‏ ‏ تو ادہر بہی یہ سکت تہی کہ چلا جاتا ہون

ولہ

ہے بہت جلوہ گاہ یار بلند
دیکھین کیا یان سے کچھہ دکھا دین
لیکے دل یون کہے ہے چتون مین
اب مری بزم مین تم آؤ نہین

ولہ

شکل دکھلایئے کہین تو ہمین
ذبح کر جایئے نہین تو ہمین
دمبدم دیکھہ دیکھہ روتا ہے
مارے ڈالے ہے ہمنشین تو ہمین
ہم نے کین جانفشانیان کیا کیا
کہو ٹک مُنہ سے آفرین تو ہمین
جس جگہہ چین کا نہین ہے نام
ہمدمو چین ہے وہین تو ہمین
ایک دن پہونک دیگی ای جرات
آہ یہہ آہِ آتشین تو ہمین

چھپ گیا پردہ مین وہ صورت جو دکھلا کر ہمین
بیقراری نے کیا کیا ذبح تڑپا کر ہمین
دسترس مجھکو نہین رہی ہوس پابوس کی
ڈال دے پاؤنپہ اوسکے کوئی لیجا کر ہمین
ہاتھہ کھینچا زندگی سے جب بزیر چرخ آہ
تب دیا فتنہ نے سونے پانون پہیلا کر ہمین
بات منہہ سے اوسکی محفل مین نکلنے دی درست
آہ ای بیتابیِ دل یان نہ رسوا کر ہمین

ولہ

ہمنشین پوچھہ مت کہین ہون مین
ان دنون آپ مین نہین ہون مین

ولہ

پردہ مین کسکی شکل یہ آئی نظر ہمین
مُنہ ڈہانکے روتے گزری ہی دو دو پہر ہمین
صبحِ شبِ وصال کی آمد مین تو ذرا آہ
کیا کیا لگا دیئے تیر نسیم سحر ہمین

ولہ

دل کو خدا ہی جانے کدہر ہے کدہر نہین | کسکی خبر کہین ہمین اپنی خبر نہین

ولہ

برنگ مہر ہی گردش ہی ہمکو سارے دن | جو تم پہر آو تو پیارے پہرین ہمارے دن

لگایا غم یہہ جوانی مین کیون میان جرأت
ابہی تو سیر تماشے کے تہے تمہارے دن

اوٹہاؤن ہاتہہ کیونکر اوسکے ملنے سی کوئی دیکہے | دم رفتار ہے کیا کیا ادا اس اوٹہلانے مین
مجہے وہ دیکہہ کے گو نہین کہتا ہی کچہہ لیکن | نکل آتی ہین باتین سو طرح کی مسکرانے مین

ولہ

جذبہ عشق عجب سیر دکہاتا ہے ہمین | اپنی جانب کوئی کہینچے لیے جاتا ہمین
ہم ہین وہ مرغ گرفتار کہ اپنے سر سے | صدقے کرنا ہو جسے وہ ہی چہڑاتا ہی ہمین

ولہ

ہے تصور کسی ابرو کا دل وحشی کو | پاس اوسکے کوئی کہہ دیجو نہ تلوار کہین
سانس بہی مین نہین بہرتا ہون اب ڈر سی کہ آہ | یہ بہی اوس خاطر نازک پہ نہو بار کہین
یون وہ چیتون مین جتاتا ہی جو ٹک دیکہون اوسے | کیون جی ہمسا کوئی دیکہا ہے طرحدار کہین

خاک جمعیت خاطر ہو بقول جرأت
جی کہین دل ہے کہین ہم ہین کہین یار کہین

ہمنشین ہاتو نہ یہ تیری کیا کر دن ہر بار ہون | تجہکو اک قصہ لگا مین جان سے بیزار ہون
کوئی آدمی کوئی جاوے منع کر سکتا نہین | ہون تو مین دیر تری پر صورت دیوار ہون

قطعہ

میں کہا دیکھی ہی میں نی خواب میں ابروئے یار
دوستو مجھہ سے کہو اس خواب کی تعبیر کو

آہ اس مذکور کو سنتا تہا وہ قاتل کہین
آن پہنچا سر پہ میرے کہینچ کر شمشیر کو

ولہ

صوت بلبل دلِ نالان نے سنائی مجھکو
سیرِ گل دیدۂ پر خون نے دکہائی مجھکو

اپنی محفل مین نہ وہ بیٹہنے دیگا زنہار
بیقراری تو عبث کہینچکے لائی مجھکو

ولہ

یارو میرے دلکے قلق کا فکر کرو مت جانے دو
اپنے کیے کا مزہ تو چکہے اسکو یونہی گہبرانے دو

ادہر تو دیکہو مین نے کہا تہا غیرونکو تم آنے دو
چپ ہو منہ کہلواو نہ میرا جانے دو بس جانے دو

اوس سے جی گر تمنے لگایا حضرتِ دل تو سن لو یہ
برا نہ مانو بات کا اوسکی وہ جو کہے فرمانے دو

جگر پہٹے ہی دم اوکہڑے ہی کرون کہانتک ضبط مین آہ
حکم نہین فریاد کا تو دو آنسو تو بہر لانے دو

نزع مین مجھکو دیکہکے اوسکو جاکے خبر جو کسی نی دی
سنکر وہ بیدرد یہ بولا مرے ہی تو مر جانے دو

شعر پڑے ہے گر درد کے جرات منع کرو مت اوسکو کوئی
عاشق ہے یہ غم کا مارا رو رو اسکو رولانے دو

ولہ

کیا قصد کرین اوٹہکر گہر سے کہین جانے کو
مدت سے ترستے ہین ہم آپ مین آنے کو

یان پہونکدیا دل کو وان یار کو بہڑکایا
نالے بہی قیامت ہین کیا آگ لگانے کو

ولہ

دل مین آتا نہین اوسکے مری گہر آنے کو
تا یہ لوگون مین رہے بات قسم کہانے کو

جب وہ نظرون سے گراتا ہے تو مانند شرر   جی مین آتا ہے مرے خاک مین ملجانے کو

بیٹھہ کر ولنسے نہ جون نقش قدم پہر اوٹھے   اوسکے کوچے ہی مین جی چاہی ہی مٹ جانیکو

دل جو بستی سے اُچٹتا ہے تو بیٹھے بیٹھے   جی مین گزری ہے کہ اوٹھہ دوڑیے ویرانیکو

رات بولا وہ مرے نالۂ جانسوز کو سن

آگ لگ جائیو جرات ترے چلانیکو

ولہ

چشم خونبار کو رونیکا نہین جاتا دہیان   خون دل ہو کہ نہو خون جگر ہو کہ نہو

آج گردون نے شب ہجر کی یون کہو دی صبح   دیکہین فردای قیامت کی سحر ہو کہ نہو

قطعہ

کرتے کرتی پیار اور اخلاص کی باتین وہ شوخ   یک بیک منہہ پہیر بیٹہا خود بخود بیزار ہو

کیا کہین ای ہمنشین بس اوڑ لیے اپنے ہوش   آہ وڑ رہے اوسکی رنجش سے یہ جسکا پیار ہو

ولہ

کیا سحر کیا ہے یار دل کو   تجھہ بن جو نہین قرار دل کو

آنے کی خبر ہے اوسکے لیکن   آتا نہین اعتبار دل کو

ولہ

می سے باران کا سمان ہے آہ یہ ہو وہ نہو   عیش کب ہوویگا خاطر خواہ یہ ہو وہ نہو

جب ترے کوچہ سے مین بیکر چلا دل نے کہا   تو کدہر جاتا ہے شاید راہ یہ ہو وہ نہو

جان و دل کی کسکو پروا ہے اگر تو پاس ہے   خواہ وہ ہو یہہ نہو اور خواہ یہہ ہو وہ نہو

وله

عزیزو ہو سکے اس دل کی جو تدبیر کر دیکھو
خدا کیواسطے سینہ شتابی چیر کر دیکھو

نہ دکھلاوین تمہین پھر منہ اگر جیتے رہے پیارے
ہمارے پاس آنے مین ذرا تاخیر کر دیکھو

جواب اوسکے سخن کا کوئی کہہ سکتا نہین یارو
نہ مانو تو اب اوس قاتل سے تم تقریر کر دیکھو

ہمین ہین یہہ کہ تم لڑتے ہو ناحق اور ملتے ہین
بھلا غصہ یہ قیبون پر تو بے تقصیر کر دیکھو

کسی کا تو اثر ای حضرت دل ہوویگا اوسکو
فغان و شور و آہ و نالۂ شبگیر کر دیکھو

وله

گر کہوں بیزار کیون تم اپنے شیدائی سے ہو
تو یہہ جھنجھلا کر کہے ہے تم تو سودائی سے ہو

وله

گیے وہ دن سناتے تھے خوشی کی داستانون کو
ہم اپنے مہربانون کو تم اپنے رازدانون کو

وله

ہمارے آنے پہ تم ناک بھون ہزار چڑھاؤ
یہ یان ہے بحر محبت کا بار بار چڑھاؤ

ہم آیے گھر مین تو جا بیٹھے بام پر تم واہ
لگا جو دل تو دکھلانے لگے اُتار چڑھاؤ

وله

نہ موڑینگے ہم تمہارے در کو ادھر کی دنیا اگر ادھر ہو
نہ جیتے جاوینگے یانسے گھر کو ادھر کی دنیا اگر ادھر ہو

ادھر کو مت کیجیے اشارے جدھر کو بیٹھے ہین غم ہمارے
نہ دیکھنے دینگے ہم ادھر کو ادھر کی دنیا اگر ادھر ہو

وله

شب کو ہم خوش تھے اوس قمر کو دیکھ
ٹکڑے دل ہو گیا سحر کو دیکھ

گر چرایا نہین ہے تمنے دل
مسکراتے ہو کیون ادھر کو دیکھ

دیکھوں اب کیا ہو کچھ وہ جان گیا — میری حسرت بھری نظر کو دیکھ

کیونکہ مہمان ہو وہ ترا جرأت
اوسکو دیکھ اور اپنے گھر کو دیکھ

اوسکے آنے مین اب جو دیر ہے کچھ — یہ بھی قسمت کا ہیر پھیر ہے کچھ
شیخ جی کیون بنے ہو تم فانوس — بھلا دامن کا یہ بھی گھیر ہے کچھ

تھا یہہ جرأت ہی اوسکے کوچہ مین
وہ جو اک خاک کا ساڈھیر ہے کچھ

دل عشاق سے ملے جاتے ہین تلوونکے تلے — پانون رکھتا ہے نمین یہ وہ اس انداز کے ساتھ
همنشین کون تھا یہ کس کو پکارا تو نے — چل بسا جی ہی ہمارا تری آواز کے ساتھ

ولہ

چتونین کہتی ہین کچھ اور اشارے ہین کچھ اور — غمزے اب ہمکو دکھاتی ہے انکے وہ آنکھ
کس مزے سے ہی یہ اظہار وفا اوسنے کیا — مت بنا بات نہین اب تری جھوٹی وہ آنکھ

ولہ

تو نے اس باغ مین دم بھرنے کی مہلت پائی — اے صبا ہمنے تو اتنی بھی نہ فرصت پائی
ذبح کرنے لگے یہ خنجر مژگان مجھکو — انکھڑیون کی ترے اندک جو اشارت پائی

ولہ

تو کہے جا یار کے کوچہ مین پر جانا مجھے — کب اثر کرتا ہے ناصح تیرا سمجھانا مجھے

ولہ

یہ وضع نئی تمنے اب اے یار نکالی — ابرو یہ نظر کرتے ہی تلوار نکالی

سلہ انونکے اور انوکہے ایک ہی معنی پر ہین ۱۲

ابرو ہین چڑھے بکھری ہین بال اوبہری ہی گات — سچ دیکھیو کیا اوسنے دہوان دہار نکالی

ولہ

یار و اوس در تک مجھے بہر خدا لیجائیے — گر مین اوٹھہ سکتا نہین ہون تو اوٹھا لیجائیے

اوسکی دزدیدہ نگہہ دیکھہ آئی ہی دل مین یہ بات — ہاے کیا شے ہے اِسے کیونکر چرا لیجائیے

کیا کرین ناچار ہین مطلب ہمارا ہے جو کچھہ — ہم سے کہے جاوینگے مشفق آپ ٹالے جائیے

روز خوبانِ جہان آتے ہین اوس پاس اسلیے — یعنی جو ہین دلبری کے ڈہب اوڑا لیجائیے

از رہِ شفقت جو یار و لیچلے ہو وان تو آہ — سخت ناطاقت ہو نمین مجھہ کو سنبہالے جائیے

اک نظر دیکھون تو یون کہتی ہی وہ چتون شریر — آنکھون آنکھون مین کیفیت اوڑا لیجائیے

زیست کا بگڑے ہے نقشا اوسکے در وا تک — کاش کوئی سانگ ہی یارو بنا لیجائیے

منہ ہی منہ مین کہتے ہین جرأت دہانِ تنگ دیکھہ — ہاے لب سے لب ملا کیونکر مزا لیجائیے

ولہ

بلا جوڑے کی بندش اور قیامت قد و بالا ہے — غضب چتون ستم مکھڑا بدن سانچے مین ڈہالا ہے

بدن عریان جگر پر داغ لب پر آہ و نالا ہے — ترے عاشق کا ہر عالم مین عالم ہی نرالا ہے

چلا ہون جب تری کوچے سے اوٹھہ کر اپنی گہر کو مین — تو پہر ہر بار ہر قدم پر راہ چلتون نے سنبہالا ہے

نہ وہ دن ہین نہ وہ راتین نہ وہ چرچے نہ وہ باتین — نہ مطرب ہی نہ ساقی ہے نہ شیشہ ہی نہ پیالا ہے

نہین ہوتی گر اوس سے صلح تو تو جان دے جانے — دلِ بیتاب تو نے مجھسے کیا جھگڑا نکالا ہے

سنو تک گوشِ دل سے قصۂ غم اپنی جرأت کا — یہی سمجھو کہ یہہ بہی اک کہانی کہنے والا ہے

زبسکہ ضبط محبت نہین چہپا ہمسے
کہے ہے راز دل اپنا وہ بر ملا ہمسے

اوٹہایا جسکے لیئے زندگی سے ہاتہ سو آہ
کسی کے ملنے کی منگواتی ہے دعا ہمسے

یہ کیونکہ سنیے کہ لبریز شکوہ جس سے ہی دل
کری ہی بیٹہکے وہ غیر کا گلا ہمسے

مدام شغلۂ گریہ جسکے غم مین ہے
کہے ہے وہ روکی اپنا وہ ماجرا ہمسے

ولہ

گر کہین ہم لیکے دل تم جان کی خواہان ہوے
جی ملا کر خاک مین ہم کو ملایا آپ نے

تو بدن جنبش مین لاکر کہتے ہین کس ناز سے
ہم تو ہین ایسے ہی پہر کیون دل لگایا آپ نے

یا تو بن بن اپنا عالم ہمکو دکہلاتے تہے تم
یا بگڑ کر اور ہی عالم دکہایا آپ نے

چہوڑ بیٹہے تب ملاقات اب بہی جرات کی ہائے
جبکہ ملنا سارے عالم کا چہوڑا یا آپ نے

ولہ

ہمین دیکہے سے وہ جلتا تہا اور ہم اوسپہ مرتے تہے
یہی باتین تہین اور باتین تہین وہ دن کیا گزرتے تہے

کسی دہڑکی سی رہتی تہی جو باہم وصل کی شب کو
وہ ہمکو منع کرتا تہا ہم اوسکو منع کرتے تہے

بیان ہم وصل مین کرتے جو درد ہجر سے مرنا
تو وہ کہتا خدا شاہد ہے اسکا ہم بہی مرتے تہے

ملی رہتی تہین نظرین غلبۂ الفت سے آپس مین
نہ خوف اوسکو کسی کا تہا نہ ہم لوگون سے ڈرتے تہے

جہکے ہون جیسے دو کیفی یہ کیفیت تہی آپس مین
کبہی روتے کبہی ہنستے کبہی فریاد کرتے تہے

سو اب صد حیف اوس خورشید رو کی ہجر مین جرات
یہی باتین ہین اور باتین ہین وہ دن کیا گزرتے تہے

چاند سا مکہڑا دکہا کر چہپ گیے اور تم مجہے
شام سے لے تا سحر اختر شماری دے گیے

گر نہ آنا تھا عیادت کو تمہیں تو کیوں مجھے — اس دل بیمار کی بیمارداری دے گئے
دیکھنی بھی گر نہ تھی تم کو یہ موتی کی لڑی — تو مرے اشکوں میں کیوں یہ آبداری دے گئے
لے گئے تم جان میری راحت و صبر و قرار — سینہ کو بھی جانکنی اور دل فگاری دے گئے

آپ کے جانے سے یہ جرأت کی حالت ہے کہ آہ
لوگ آ کر اوسکو طعنہ لاکھ باری دے گئے

در تلک تو اوسکے آ پہنچے ہیں پر اے سیل اشک — کچھ مدد ہو اور بھی تیری تو بیڑا پار ہے
کیا بچے اوس جنبش مژگان و ابرو سے کوئی — جنکے آپس ہی میں ہر ساعت چھری تلوار ہے

جرأت اوس کوچہ کا وحشی ہے بقول میر سوز
ہے تو دیوانہ پر اپنے کام میں ہشیار ہے

دل پر خوں کو فقط کیا وہ لبھا لیتا ہے — ہاتھ دکھلا کے حنا کو بھی لگا لیتا ہے
ضبط گریہ سے ہوا یہ دل مجروح کا رنگ — پانی جیسے کہ کوئی زخم جگر لیتا ہے
آینہ دیکھنے لگتا ہے جو مجھے دیکھ وہ شوخ — شکل مجھ سے وہ بہر شکل چھپا لیتا ہے
دہن اوس گل چٹکتا ہے برنگ غنچہ — پی کے جب وہ مئے گلرنگ مزا لیتا ہے
جان بلب جان کے عاشق کو نہ تم دو یہ اتہام — اپنا جی دیتا ہے وہ آپکا کیا لیتا ہے

گھر تلک آنکے جرأت کی پھر اکون جواب
سانس الٹی سی وہ بستر پہ پڑا لیتا ہے

ساقیا خالی نہ رکھ جام زمرد فام کو — سبزۂ صحن چمن کس کس روش لہرائے ہے
وعدہ پر آیا نہ وہ اور میں رہا جیتا آہ — اوس سے شرماتا ہوں میں اور مجھ سے وہ شرمائے ہے
ناصح مشفق نصیحت اپنی بس تہ کر رکھو — میں اوسے سمجھوں ہوں دشمن جو مجھے سمجھائے ہے

کیا طبیعت ہی او داس ابسیح ہی ای جرأت یہ بات
جی کہین لگتا نہین جب دل کہین لگجا یے ہے

خفگی اور بہی مجہہ پر تو ستمگار نے کی
اوس سے جون جون کہ سفارش مری غمخوار نے کی

ولہ

ضبط کرتے کرتے ہم آخر لگے دم توڑنے
پر نہ ٹوٹی مہر خاموشی لب اظہار سے
گر کہون مین جان بلب ہون خواہش پابوس مین
تو کہے چتون مین وہ مجہکو مری بیزار سے

ولہ

وہ غصہ مین جو کچہہ کہینچ کر شمشیر بولی ہے
یہ میرے قتل ہونے کو مری تقدیر بولی ہے
صدا پڑہ نشانہ مارتا ہے اور یہ مرغ دل
لیے دیکہے ہے جب اوسکو کمان و تیر بولی ہے

ولہ

کیا غضب ہی دل کے لگجاتے ہی جاتی ہین حواس
اور جو ہے عاشقی سو کام ہشیارون کا ہے
بڑہ گیا تیرے مریض عشق کا یہانتک مرض
اوس ہی بدتر حال اب اوسکے پرستارونکا ہے
کہنے کو میرے ہی کچہہ آئے تہی سو اوسکی حضور
دیکہیو احوال کیا میرے طرفدارون کا ہے
ای طبیب اب کیا کہون بیماری دل کا بیان
ایک یہہ آزار مجہہ کو لاکہہ آزارون کا ہے
گرمی بازار یوسف جسکے آگے سرد ہو
آج کل انبوہ یہ تیرے خریدارون کا ہے

جس جگہہ رہتے ہین جرأت ہم مریض چشم یار
وہ محلہ شہر مین مشہور بیمارون کا ہے

ولہ

بسکہ گلچین تہی سدا عشق کے ہم بستان کے
ہوے نوکر بہی تو نواب محبت خان کے

وصل کے دن بہی مین کانپا اوٹہتا ہون بیٹہی بیٹہی
یاد آتے ہین وہ صدمے جو شب ہجران کے

ولہ

وقت اخیر بہی اک ٹہوکر لگا چلا تو
یہہ ظلم تونے ظالم مجہہ پر نیا کیا ہے

بے یار ہے خرابی آ آہی اجل شتابی
جینے سے زندگی سے اب تو خفا کیا ہے

حیران ہے عقل میری کل شیخ وقت اوسکی
کیا گالیان مزی سے بیٹہا سنا کیا ہے

ولہ

برنگ شمع گر آتش ہر استخوان پر ہے
جو کچہہ ہے جی مین ہمارے وہی زبان پر ہے

جو گہر بلا کے کیا حال اوسنے جرات کا
روا کہین بہی یہ بیداد میہمان پر ہے

کس شکل پری کے ہین چہپٹے مین کہ اکوائے
ساے سے لگے بہاگنے انسان ہمارے

کچہہ لطف محبت نہین بلبل کی فغان پر
ای گل ترے ہنسنے سے کہلے کان ہمارے

گزرے ہی جب اوسکے لب و دندانکا تصور
سنجلے نہین رہتے لب و دندان ہمارے

قطعہ

کہا جو مین نے یہ اوس شوخ سی سنا ہے آج
کہ مول آپ نے خنجر کئی دودہاری لیے

تو کیا کہون کہ وہ منہ سے تو کچہہ نہ بولا پر
نگاہین بولین کہ کہتی ہو کیا تمہاری لیے

ولہ

دم آخر نہ پوچہو وضع اوس بدظن کی آنے کی
کہ وقت نزع آ کہنے لگا خوبی بہانے کی

دل وحشی کو خواہش ہی تمہاری دریہ آنیکی
دوانا ہے ولیکن بات کہتا ہی ٹہکانیکی

جواب بہی آن پہنچو تم تو یاری خیر ہے ورنہ
قلق سے دل کی یان پہونچی ہی نوبت تلملانیکی

گیے ہو جب سی تم یان ہی نہیں یہ ہم بیمار
نہ جینے کی نہ مرنیکی نہ آنے کی نہ جانیکی

وہی لیل و نہار اور ہے زمین و آسمان وہی
پر اوس بن ہو گئی کچھہ اور ہی صورت زمانیکی

قطعہ

خوشا حال اونکا جو خمخانۂ ہستی مین کہتے ہین
برنگ شیشۂ مے کیفیت آنسو بہانے کی

کہ شکل زخم ہم آفت رسیدونکی یہ صورت ہے
نہ رونیکا مزہ ہے کچھہ نہ لذت مسکرانیکی

جو درپردہ کہو نمین تمہہ مرتا ہون تو وہ قاتل
کہانی کہنے لگتا ہے کسی کی مار جانیکی

جہان جا بیٹھتے ہو دل نہین لگتا میان جرأت
کہو ابتو اٹھائی کیفیت کچھہ دل لگانے کی

رنج تھوڑا سا اوٹھانا تجھہ کو ہمدم اور ہے
تن مین مجھہ بیمار غم کے دم کوئی دم اور رہا ہے

ولہ

یون وہ آنکھون مین کہی ہی جبکہ روتا ہے کوئی
پھوٹ پھوٹ اتنا نہ رو بدنام ہوتا ہی کوئی

جان بلب کوئی ہی تو بتا نمین کیون پڑا ہے تو دلا
مفت یون بندی خدا کے جان کہوتا ہی کوئی

جسنے ذکر اوسکا سنا مجھہ سے تو یون وہ کر کہا
ایسی جا عاشق ارے کمبخت ہوتا ہی کوئی

جرأت گریہ کنان کا اندنو نمین ہے یہ رنگ
پونچھے ہے آنسو کوئی دامن کو دہوتا ہی کوئی

ولہ

دیا ہے مین نے جسے دل تمام عالم مین
جو ایسا دیکھا ہو تمنے تو لو دکھاؤ کوئی

فقط مین اوسکی کہون سادگی کا کیا عالم
لگے نہ لاکھہ طرح سے جسے بناؤ کوئی

ولہ

ہر دم ترکہا ئیان ہی جو بتلائی جا لیے ہے
دل دم مین لاکھہ بار وہین آپے جاتی ہے

جو بات پوچھتا نہین افسوس ہے دلا
ذکر اوسکا بات بات مین تو لایے جای ہے

ناصح مین اور ہم مین یہ صحبت ہی طرفہ آہ
ہم کچھہ نہین سمجھتے وہ سمجھایی جای ہے

پامال صد جفا ہون اوسی شہسوار کا
وہ جو سمند ناز کو چمکایے جایے ہے

اوس تک جو ہم پہنچ نہین سکتے تو دردِ دل
کیا کیا اذیتین ہمین پہونچایے جایے ہے

ولہ

محفل مین اوسکو دیکھہ یہ حالت ہوی کہ بس
ہرگز رہی تمیز نہ اپنے پرایے کی

کہاتے ہین گالیان تری آتے ہین بار بار
کیا کیجیے کہ باتین ہین یہ دل کے آیے کی

دم مین سرایے دہر سے بس کوچ کر گیا
جانے کی اوسکے سُنکے یہ جرأت نہ ہای کی

گر تجہہ مزاج ہو تو سمجھو
ہے رشتۂ خام زندگانی

پیدا ہوے جب تبھی سے لائی
مرنے کا پیام زندگانی

ولہ

ابتلک تو بات مین لغزش نہین آئی مرے
کیون کیا جاہے ہے سو بیقراری تو مجھے

روتے روتے مین تو ہون حیران یہ کیا ہو گیا
اب نظر آتا نہین آنکھون مین اک آنسو مجھے

کیا کرون بیرحمی صیاد کا جرأت گلہ
دام سے چھوڑا تو چھوڑا توڑ کر بازو مجھے

جو گیے تھے ترے بیمار کے لانیکے لیے
سو وہ سب بیٹھے ہین اب اوسکے اُٹھانیکے لیے

ہدفِ ناوکِ مژگان مرے دلکو کرکے
وہ نگہہ ڈھونڈھتی ہی کچھہ اور نشانے کے لیے

ہای کہتا ہے وہ یہ جسکے لیے ہون بدحال
حال یہ اوسنے بنایا ہے دکھانیکے لیے

ہو کے رخصت اوسے دیکھون ہون بحسرت پہر پہر
اتنی خاطر کہ کہے اب بہی پہر آنے کے لیے

اور تو خانۂ ہستی مین ملا کیا ہم کو
ہان مگر آیے تہے ہم جی ہی سی جانیکے لیے

جل بجہا اپنا دل اوس گہر کیطرح جس گہر مین
بہڑکے آگ اور کوئی دوڑی نہ بجہانیکی لیے

بستر گل پہ جو وہ غیر کے گہر انیڈے ہے
مجہہ سے کیون کہتے ہو آتش پہ لٹانیکے لیے

گر کہون غیر تمہین کرتے ہین یہ سو تو کہے
تم بہی آفت ہو کوئی بات بنانیکے لیے

دیکہے جی عشق مین ہم چہوڑ چلے اے جرأت
ایک افسانۂ پُر درد زمانے کے لیے

اب تو ہر ہر بات پر آزردگی آنے لگی
میری بیتابی جو اوس بیدرد کو بہانے لگی

سیر دریا شاید اب اوس شوخ کو بہانے لگی
خود بخود جو لہر رونے کی مجہے آنے لگی

شب کو اوس بن تن سی میری جان جو جانے لگی
آہ سوزان آگے آگے شمع دکہلانے لگی

داستان وصل گل کہتی ہے مجہہ مہجور سے
آہ یہ بیدرد بلبل اور تڑپانے لگی

جی کے لگجانے کا کچہہ پایا دلا تونے مزہ
ہم نہ کہتے تہے بُری ہوتی ہے دیوانے لگی

ولہ

کچہہ بات مرے آگے وہ کب منہ سے نکالے
جبتک کہ نہ دو چار کو پاس اپنے بٹہالے

اک خلق کو گر جوگی بناوین تو عجب کیا
وہ گالی دو شالے کی چمکتی ہوی بالے

گہائل ہون مین جسکا اوسے پہر پوچہتے ہو دل
ٹانکے ابہی کہائے ہین ابہی زخم ہین آلے

قطعہ

دو چار قدم فرش پہ گل کے جو پہر آچل
سو ناز و کرشمہ سے وہ دامن کو سنبہالے

اللہ رے نزاکت کہ وہین آتش گل کی
گرمی سے پڑے پانون مین اوسکی کئی چہالے

یون بام سے گرے تو ہے مختار گر پڑے
دل سے کسی کے پر نہ کوئی یار گر پڑے

ولہ

جو کہ یان مست مئی عشق بتان رہتا ہے
اسی عالم مین خدا جانے کہان رہتا ہے
نہ مرے بر مین ہے نے کوچۂ دلدار مین دل
اب وہ آوارہ خدا جانے کہان رہتا ہے

ولہ

دیکھیے دل جان بہی دیے ہی بنے
اب وہ جو کچھہ کہے کیے ہی بنے
غنچہ سان اس خموش رہنے سے
آپ اپنا لہو پیے ہی بنے
دیکھہ رہتے ہین اوسکو حیرت سے
ایسی آنکھون کو تو سیے ہی بنے
تو وہ آرام جان ہے ای کافر
کہ گلے سے لگا لیے ہی بنے

اوس سے بگڑی ہے بطرح جرات
فکر اب اسکا کچھہ کیے ہی بنے

دل ٹھہرتا ہی تہا نہ اوس بن رات
بیقراری سے بیقراری تہی
بات سنتے نہ غیر کی ہم تو
خاطر اس بات مین تمہاری تہی
اوسکی مژگان کا تہا جہان مذکور
بات مین وان چہری کٹاری تہی
اجی آؤ کہان گیے تہے تم
دل مضطر نے جان ماری تہی

ولہ

جو درد ہجر بتان سہی تیری لبون پہ دم ہی تو کیا الم ہی
خدا کو کرا پنے یاد جرات کہ ایکدم مین ہزار دم ہے
کبہی تو زلفون مین منہ چہپانا کبہی نگہہ قہر کی دکہانا
یہ کیا بلا ہی یہ کیا غضب ہی یہ کیا جفا ہی یہ کیا ستم ہے

گناہ کچھہ تو بتاؤ میرا جو دلکو یون تمنی مجھسے پھیرا | نہ وہ تلطف نہ وہ عنایت نہ وہ مدارا نہ وہ کرم ہے
کہا جو مین نی بچشم پرنم کہ تجھسی غافل نہین مین اکدم | تو منہ ہی منہ مین یہ مسکرا کر لگا وہ کہنی کہ یہ بھی دم ہے
دکھائی گر تو نہ شکل اکر تو دیکھین کیا خاک سر اوٹھاکر | مدام رہتی ہین سر بزانو تری ہی سر کی ہمین قسم ہے
نہ آؤگی تم تو پھر کہان ہم کہ کوئی دم کی ہین میہمان ہم | قلق ہی دلبر جگر مین ہی درد چشم پرنم ہی لب پہ دم ہے

ولہ

بشکل سنگ در کیا خاک اپنی زندگانی ہے | کہ جسکی ٹھوکرین کھاتی ہین اوسکو سرگرانی ہے
نہ جی تن سی نکلتا ہی نہ تن مین دم سماتا ہے | بھلا ای انتظار یار یہ کیا زندگانی ہے

کیا ہے قتل تو جلدی نہ اٹھوایان سی لاش اوسکی
کہ جرأت نے اسی کوچہ کی برسون خاک چھانی ہے

جی جلاوے وہ جس سی لاگ لگے | غرض اس عاشقی کو آگ لگے
دل بھی اب مجھہ سے دور بھاگے ہے | اوس سے ملکر اسے بھی بھاگ لگے

قطعہ

سنکے جرأت کا وہ ترانہ غم | بولا خوش کسکو ایسا راگ لگے

مجھکو رسوا سے خلق کرتا ہے
ای ترے چاہنے کو آگ لگے

ولہ

دھیان اوس زلف کا جب آتا ہے | دل یہ اک سانپ سا پھر جاتا ہے
ڈبڈبائی ہین جو آنکھین میری | ایک دریا ہے کہ لہراتا ہے
جی مین آتا ہے بلالون اوسکو | جبکہ ناصح مجھے سمجھاتا ہے
جو ترے ہجر مین دیکھے ہے مجھے | دل کے دینے کی قسم کھاتا ہے

بخت خفتہ نہین ہوتا بیدار | آہ کس نیند کا یہ ماتا ہے

قطعہ

دوڑ دوڑ اسکے لیے جاتا ہون | کہ وہ غصہ ہو یہ فرماتا ہے
چل سبے چل دور نہ یان آیا کر | اوسکا کہنا یہہ مجھے بھاتا ہے

ولہ

جاتا ہون جو اوس درسی تو کیفی کی سی ہی چالین | رکھتا ہون قدم گرچہ مین کتنا ہی سنبھل کے
لیچلیے اگر کوچۂ دلبر سے اوٹھا کر | سو جا یہ گرے ہے دل بیتاب مچل کے
کل آنے کی کسنکے خبر آئی تھی کہ ہمدم | ہم آج تلک آپ مین آیے نہین کل کے

ولہ

تری گرمیان جو رقیب سے مجھے لوگ آکے سنا گیے | تو سلگ رہا تھا جو دل مرا اوسی اور آگ لگا گیے
یہ الم ہے تیرے مریض پر تو وہ کیا جیے ہی کیون نہ مر | کہ طبیب آیے تو رو رو کرا وسے اور خوف دلا گیے
کہون کم نصیبی مین اپنی کیا کہ جنہونکی قدمونسی چلا لگا | تو وہ لوگ صورت نقش پا مجھے خاک ہی مین ملا گیے

مجھے جرأت اب نہین کچھ خبر گیے عقل و ہوش و خرد کدھر
یہ مرے پیامبر آنکر مجھے کیا پیام سنا گیے

ولہ

کہے ہے مجھ سے یہ طولانی شب ہجران | کہ جی سے جاوٴگے تم پر سحر نہ آویگی
بتون کے غصے سے دلا مت ہلاک ہو بخدا | کہ ڈھونڈھے انمین مروت نظر نہ آویگی
جو یہہ اشک بہا کر مرے گا چشم سے تو | تو لہر آنیکی ٹک قبر پر نہ آوے گی

ولہ

کچہہ جنس صبر دلکی نگر مین نہین رہی — ایسے لٹے کہ آہ جگر مین نہین رہی

ولہ

پڑے تکتے ہین اوس بن سے درو ناتوانی ہے — کوئی یہہ بھی ہی جینا خاک ایسی زندگانی ہے
عزیزو عشق کیا شئے ہے تمہین مین کیا بتاؤن اُف — نہ پوچھو جی نہ پوچھو جی بلا ہی ناگہانی ہے

ولہ

بن اوسکے مجمع خوبان کہین گر دیکہہ لیتا ہے — تو کیا ہر سو دل مضطر ٹپکر دیکہہ لیتا ہے
ترے بیمار کو غش سے افاقہ آئے ہے تو بس — بحسرت ہاتہہ ملکر جانب در دیکہہ لیتا ہے
کئی گہر اوسنے بدلے پہر مجہے دیکہا تو حیران ہے — یہہ دیکہے تہا کہ یارب کیونکہ یہ گہر دیکہہ لیتا ہے
کرے ہی قصد اوٹھنے کا تو یہ جانی لگے جی سے — مین حیران ہون کہ دل سینے مین کیونکر دیکہہ لیتا ہے
اوٹھے محفل سے کوئی خوبرو تو بدگمانی سے — مری منہ کو وہ کیا کیا غور کر کر دیکہہ لیتا ہے
بہبوکا سی کوئی تصویر گر ہاتہہ اوسکی آتی ہے — تو آئینہ کو دہر منہ کے برابر دیکہہ لیتا ہے

زبس سمجہا ہوا ہے خوب وہ حالت مری جرأت
اوٹھے ہے پاس سے میری تو مڑ کر دیکہہ لیتا ہے

ہے یہ غضب کہ دیکہیے بن اوسکے نہین کل اودہر — دیکہیے تو کہے ہے وہ آپ ادہر نہ دیکہیے
خوبی حسن یار یہان جلوہ نما ہے چارسو — دیکہیے اب کدہر بہلا اور کدہر نہ دیکہیے

ولہ

کہیے اسکو تو کون مانے ہے — دل کی حالت خدا ہی جانے ہے
وہ بہی جانتے ہوئے یہ جانی ہے — کہ حواس اسکا کب ٹھکانے ہے

جرأت اوسکے نپوچھ جور و ستم
جی ہی جانے ہے جی ہی جانی ہے

ولہ

لے لیا مفت دل مرا تو نے — ہائے ظالم یہ کیا کیا تو نے
روز کہتا تھا تو کہ اے جرأت — مجھ کو بے وجہ خفا کیا تو نے

اب جو جاوین گے تیرے کوچے سے
پھر نہ آوین گے ہم سنا تو نے

کیا ابر ہے چمن مین ہوا ہی بہار ہے — ساقی پہنچ شتاب کہ تیری پکار ہے

ولہ

کیونکر مرے ملنے سے نہ تمکو عذر آوے — جیسا کوئی ہووے اوسے ویسا نظر آوے
مین سوگ مین ہون اور مری چشم بھر آوے — جون جون کہ دلاسے کو دل آوے جگر آوے
جب گھر سے وہ نکلے ہے تو بیتاب مین ہر سو — دوڑون ہون کہ شاید ادہر آوے اودہر آوے
جو مجھ سے یہ کہتے ہین کہ کیون مفت دیا دل — ہو جاوین ابھی مجھ سے جو وہ مفت بر آوے

جی کہتے ہین جرأت نی دیا یار کے در پر
سمجھے یہ وہی بات جو الفت مین در آوے

کوئی کسی کی باتین ایسی سنا گیا ہے — چٹیک لگا کے دلکو وحشی بنا گیا ہے
ہر چند ابھی نظر وہ آیا نہین و لیکن — بے اختیار اپنا دل اوسپہ آ گیا ہے
محروم ہین اگرچہ دیدار سے یہ آنکھین — پر حسن کا کرشمہ دل مین سما گیا ہے
جون آفتاب محشر سن رنگ رو کی گرمی — کیا کہیے منہ ہمارا کیا تمتما گیا ہے

حسن لعل لب وہ اوسکے سو لطف ہیں لبالب — مشتاق ہوکے بس جی ہونٹوں پر آگیا ہے
گردن کے اوسکی ڈوری پیغام بر سنا کر — اک خون ناحق اپنی گردن چڑہا گیا ہے

ولہ

وہ آج آینہ دیکھے ہی دیکھیو کوئی — عجب مزے سے نگہہ اوسکی آرسی پر ہے
ادہر کو دیکھیو اسد رسے ترا جلوہ — نہ ایسا حور پہ عالم ہے نہ پری پر ہے

ولہ

نہ صبر جی کو نہ تاب دلکو نہ خواب چشم پر آب میں ہے — غم جدائی سے جان میری عجب طرح کی عذاب میں ہے
ندیکھو گو آنکھ اوٹھا کے اوپر غضب ہیں وہ نیچی نیچی نظریں — بڑی ہی حیتوں وہ اوسکی کافر کہ لاکھ شوخی حجاب میں ہے
خموش رہنی دی مجھکو ہمدم کہ بات منہ سے میں کہا سکا ہوں — کیا ہی ایسا سوال اوسنے کہ سو خرابی جواب میں ہے
قلق ہے دل پر فغان ہی لب پر جگر پہ داغ اور مژہ پہ طوفان — اجل خبر لے کہ جان واحد پہ سو طرح کی عذاب میں ہے
گلی میں جوں سنگ راہ اوسکی پہر رہی وہ اک سیا مارا مارا — لگی ہی ٹہوکر پہ اوسکو ٹہوکر عجب وہ حال خراب میں ہے

ولہ

بے مروت ہے یار کیا کیجے — اے دل بیقرار کیا کیجے
کس طرف جائیے تری ہاتہوں — گردش روزگار کیا کیجے

ولہ

نہ ہمدم ہے کوئی نہ اب ہمنشین ہے — برے وقت کا کوئی ساتھی نہیں ہے

ولہ

ہنستے آنا ترا قیامت ہے — مسکرانا ترا قیامت ہے
گاہ جیتا ہوں گاہ مرتا ہوں — آنا جانا ترا قیامت ہے

+

آہ ای آہ برقِ عالم سوز سراوٹھانا ترا قیامت ہے
اور رقاص سبھی ہین چال کی شیخ پر بتانا ترا قیامت ہے

قطعہ

مَی گلرنگ بزم مین پینا اور پلانا ترا قیامت ہے
حشر برپا ہوا ہے ای بدمست لڑکھڑانا ترا قیامت ہے
کرنہ فریاد مثل نے ای دل مُنہ لگانا ترا قیامت ہے

کر کے حیرات سے وعدۂ فردا
پھر نہ آنا ترا قیامت ہے

ہمنشین ہوگیے رقیب اپنے کیا گلہ کیجیے نصیب اپنے
دیکھہ کر نبض کو مری ہیہات ہاتھہ ملنے لگا طبیب اپنے
کیون اُٹھاتا ہی بزم سے ای شوخ بیٹھے ہین ہم بھی اک غریب اپنے
وہ جو روویں ہی تو یہ تڑپی ہے دیدہ و دل بھی ہین عجیب اپنے

ولہ

عجب طرز ستم میرا ستم ایجاد جانی ہے کہ جسکو فتنۂ ایام بھی اوستاد جانی ہے
نگہ تیری کری بسمل ادائین ذبح کرتی ہین بھلا کب قتل کر سکایہ ڈھب جلاد جانی ہے
عزیزو باغبان سے تم خزان کا جو رست پوچھو کہ اس بیداد کو میرا دل ناشاد جانی ہے

ولہ

جو کہا مین نے کہ مضطر رہے تا کی کوئی تو عجب ناز سے جھنجھلا کے کہا ہے کوئی

ولہ

کیا کہون کیا خوبرو نظرین ملا کر لیگئے — دل سے مونس کو مری مجھ سے جدا کر لیگیے
کیا بگڑ بیٹھے جو تم مجھسے تو بدنامی گئی — جابجا لوگ اسکے افسانے بنا کر لیگیے

ولہ

خراب کیونکہ نہو شہر دل کی آبادی — ہمیشہ لوٹنے والے ہی اس دیار مین آیے
نپوچھیو مجھسے وہ عالم کہ صبح نیند سے اوٹھ — وہ انکھڑیون کو جو ملتے ہوے خمار مین آیے

ولہ

یون جیتے کیا ہو کہ اب الفت کسی کی ساتھ ہے — آہ یہ دل کا مزہ تو اپنے جی کے ساتھ ہے

ولہ

خوف کچھ کھاتے ہی بیدار ہم ایوای ہوے — شب کو تم خواب مین بہی آیی تو گھبرایے ہوے
آپ سے مین تو نجاتا یہ کرون کیا کہ کہین — دل بیتاب لیے جاتی ہے دوڑایے ہوے
آج بہی اوسکے جو آنی کی نہ ٹھہری تو بس آہ — ہم وہ کر بیٹھینگے جو دلمین ہین ٹھہرایے ہوے
رشک کی جا ہی غرض شہر خموشان ہی کہ وان — سوتے کیا چین سے ہین پاؤن کو پھیلایے ہوے

دم رخصت کہے جرأت کوئی اوس کافر سے
اک مسلمان کو کیون جاتے ہو تڑپایے ہوے

ولہ

دل جگر دونون مرے خانۂ زنبور ہوے — داغ سے زخم ہوے غم سے ناسور ہوے
بیٹھتے اوٹھتے ہے ہر بات پہ رنجش مجھ سے — اپنی وہ اوٹھتی جوانی پہ جو مغرور ہوے

وله

فرقت مین جبتلک دم جان حزین نه ٹوٹے — کیون تجھ پہ لشکر غم از راہ کین نہ ٹوٹے
پھر کھیو وہ بھبوکا پیاسا ہے کیا لہو کا — یہ تار گفتگو کا اے ہمنشین نہ ٹوٹے
توسن کو دے نہ جولان ہی صید بستہ لرزان — ڈر ہے کہ تیرے قربان فتراک زین نہ ٹوٹے
گلچین یہ ظلم کیا ہی کیون گل کو توڑتا ہے — دل عندلیب کا ہی نازک کہین نہ ٹوٹے
مت پوچھ اشک میری یون ہی ہے تسلسل — یہ ہار موتیون کا ای آستین نہ ٹوٹے

وله

دہان شیشہ جلدی کھتے ہین مینوش کھلجاے — مبادا ابر یہ ای ساقی مدہوش کھل جاوے
بھری بیٹھے ہین اک مدت کی ہم حب اوسکی محفل مین — کہین دفتر کی دفتر گر لب خاموش کھل جاوے

وله

آہین مت بہر اوسے لے آتے ہین — اتنی ہامی نہین بھرتا کوئی
فرش رہ ہمنے کیا دیدۂ دل — وان قدم ہی نہین دھرتا کوئی
رابطہ ہم سے جو ہوتا منظور — دل کو کیون لے کے مکرتا کوئی
وہ نہ آوے تو یہ ہو جاے غلط — کہ بن آئیے نہین مرتا کوئی

وله

احوال کچھ نہ پوچھو کہ کل نبض پر مری — رکھتے ہی ہاتھ چھٹ گئین نبضین طبیب کی
روداد اوس سے کہیے تو منہ پھیر مسکرا — کیا چپکے سے کہے ہے وہ شامت نصیب کی

وله

لطف بے یار ہمین سیر گلستان کب دے — دیکھنے دیدۂ گریان گل خندان کب دے

جرائت اب بند ہے تنخواہ تو کہتے ہین یہ ہم
کہ خدا دیوے نہ جبتک تو سلیمان کب دے

بیزار اسقدر ہے کہ بوسہ تو در کنار
اب درد دل تو جان کے دریے ہی ہمدمو

گالی بہی اوسنے دی نہ کبہی پیار سے مجہے
مرنا تہا آہ کیا اسی آزار سے مجہے

ولہ

ازل سے گرفتار پیدا ہوا ہے
ذرا در تلک آکے دیکہو تماشا
کرو منع ناصح کو ہم سے نہ بولے

یہ دل کیا مزہ دار پیدا ہوا ہے
عجب نقش دیوار پیدا ہوا ہے
کہان کا یہ غمخوار پیدا ہوا ہے

ولہ

کس کو آوارہ کیا یون گردش ایام نے
محفل خوبان سی یہ کون اوٹھہ چلا جو یک بیک
رات اوس مے نوش کی اور میری صحبت دیکہکر

جو کہ دکہلایا ہمین اس بخت نافرجام نے
بیٹہے بیٹہے سب لگے اپنا کلیجہ تہامنے
رو دیا شیشہ نے پہلے ہنس دیا پہر جام نے

ولہ

جو چیا ہون اوس لب شیرین سے دل مرا پہر جائے
مین پہرے اوس بت قاتل کو کیونکہ دیکہون آہ
کہے ہے دوسری مجہہ وسیہ کو دیکہہ کے وہ
گلی مین اوس بت قاتل ہی کی یہ دیکہی سیر

تو گویا غضب ہی زبان پر وہین مزا پہر جائے
نہ تن پہ سر رہے گردن اگر ذرا پہر جائے
خدا کرے یہ یہین سے کہین بلا پہر جائے
کہ جائے جان سے اک اور دوسرا پہر جائے

ولہ

اگر مر چلے ہم جفا سے تمہاری

تو پیارے تمہین کیا بلا سے تمہاری

زخود رفتہ کیونکر نہون دیکھکر مین ۔۔۔ یہ رفتار ناز و ادا سے تمہاری
مرے آہ و نالہ سے رُکنا غضب ہے ۔۔۔ کہ ہی یہ لڑائی ہوا سے تمہاری

ولہ

پڑی ہے بزم مین جس شخص پر نگاہ تری ۔۔۔ تو مُنہ کو پھیر کے کہتا ہی اُف پناہ تری
کہا جو مین نے کہ ہی دل جلو نکی آہ اک برق ۔۔۔ تو بول اوٹہا وہ تجہی پر پڑے گی آہ تری
نہ کر تو اوسکی دلا بات بات پر تعریف ۔۔۔ خدا ہی جانے کرے کیا یہ واہ واہ تری
گرایا چاہ مین اوسکے تئین جسے چاہا ۔۔۔ عجب طرح کی زلیخا یہ دیکھی چاہ تری

گدا جو ہو وے تو ایسے کے در کا ہو جرأت
کہ کچھ سمجھ کے کرین قدر بادشاہ تری

ولہ

گر کسی ڈھب سے کوئی مجھکو ہنسا دیتا ہے ۔۔۔ غمِ فرقت وہین کچھ یاد دلا دیتا ہے
شب کو ٹک خواب جو آتا ہی تو بس اوسکا خیال ۔۔۔ آنکھ لگنے نہین پاتی کہ جگا دیتا ہے
ضبط کرتا ہون بہت پر قلق دل اکبار ۔۔۔ سر سے لے پاؤن تلک مجھکو ہلا دیتا ہے
قصدِ محفل سے وہ اوٹھنے کا کرے ہی جسوقت ۔۔۔ دلِ بیتاب وہین مجھ کو جتا دیتا ہے
وصل ہوتا ہے کبھو وس سی تو پاتو نہین وہ شوخ ۔۔۔ ہنستے ہنستے مجھے سو بار رولا دیتا ہے
لذت درد و غم عشق ہے ایسا کہ اگر ۔۔۔ رو دیے اس مین تو رونا بھی مزا دیتا ہے
گھر سے وہ جائے جہان مین بھی وہین ہون موجود ۔۔۔ نہین معلوم مجھے کون بتا دیتا ہے

گل جو ہنستا ہے تو غنچہ کا چٹکنا جرأت
کوس رحلت وہین گلشن مین بجا دیتا ہے

اب آپکی گلی مین نہ آنا محال ہے
دل کا ہمارے ہاتھہ آنا محال ہے
جاتے ہین اوسکے در سی یہ جانا محال ہے
ای فوج غم اُجاڑنا دل کے دیار کا
جا بیٹھتے تھی اوسکے جو در پرہ دن گیے

لگتا تھا دل کا سہل چھوٹانا محال ہے
گم اسطرح ہوا ہے کہ پانا محال ہے
جس جا قدم پڑے ہے اوٹھانا محال ہے
آسان بہت ہی لیک بسانا محال ہے
اب اوس طرف نگاہ آنکھہ اوٹھانا محال ہے

جرأت بہا وہ اشک کہ جسمین اثر ہو کچھہ
رونا ہی یون تو سہل رولانا محال ہے

دیکھون تو یون وہ کہہ کے لگے منہ کو ڈہانپنے
کمبخت پھر لگا مجھے نظرون مین بہانپنے

ولہ

میرے جو اشارہ سے کہا گھیر کسی نے
لو خاک ہوے پر بھی اوڑاتا ہے وہ ہمکو
اوس ابرو و مژگان کے تصور مین ہوں بسمل
طی منزل اُلفت نہوی پر نہ ہوی آہ

سو باتین سنائین مجھے منہ پھیر کسی نے
دیکھا ہے بھلا یہ کہین اندھیر کسی نے
خنجر سے مجھے مارا ہے نہ شمشیر کسی نے
دیکھا نہ کسی راہ کا یہ پھیر کسی نے

ولہ

مت کڑھ جو نہ پوچھا دل رنجور کسی نے
اب دور سے مجری کا ہمین حکم ہوا واہ
کیا ذکر جواب آنکھہ ملے مین تو ہون حیران
کیا رات بلا ہجر کی یارب ہے ڈرانی

وہ پاس مروت ہی کیا دور کسی نے
اچھا یہ سکھایا تمہین دستور کسی نے
کیا جانے کیا اوس سے یہ مذکور کسی نے
ایسی تو نہ دیکھی شب دیجور کسی نے

قطعہ

چلے روٹھہ کر تم جو گھر کو تو جان
ہمین زندگی سے خفا کر چلے
نہ ٹھہرے ذرا پاس تم آکے ہاے
ستم کر چلے بس جفا کر چلے
اٹھے پاس سے تم تو لو جی چلا
ادھر دیکھیو جی یہ کیا کر چلے

ولہ

کوئی یان اوسکو لے آوے بُلا کے
بہانے سے کسی اور آشنا کے
ہمارا افسوس کیون اے زندگانی
یہ چلی تو خاک مین ہم کو ملا کے
کرے ہے کس مزہ سے دل کی چوری
وہ اوسکا دیکھنا نظرین چُرا کے
مجھے دیکھہ اوسنے روتے کس ادا سے
کہا کچھہ منہ ہی منہ مین مسکرا کے
یہ چلی ہنہ موڑ کر تو اے جوانی
ہمین یہ ولولے اپنے دکھا کے
چلا اے نالہ دل تو کدھر ہاے
کلیجہ کے مرے ٹکڑے اوڑا کے

بتون سے عشق مین دی جان جرأت
کیا کیا تو نے اے بندے خدا کے

عاری تھے قافلہ سب فریاد سے ہماری
بیتابیون کے مارے ہم کاروان سے نکلے

اوس انجمن مین جرأت سب کامیاب آئے
حسرت بھرے پر ارمان اک ہم وہان سے نکلے

اوٹھکے گھر جاتا ہے وہ تو کس سے روکا جاے ہے
نام مین جانیکا سنتا ہون تو غش آجاے ہے
بیقراری سے کسی صورت سنبھلتا ہی نہین
دل کو جون جون روکتا ہون مین تو مچلا جاے ہے
تاڑ لی نظرون مین اوسنے چاہ تو حالت مری
یہ ہوی جیسے کہ کوئی چور پکڑا جاے ہے

تا ملے پابوس اوسکا اس دل بیتاب کو | اسلیے پاؤں پہ کس کس کی یہ لوٹا جاتا ہے
دیکھکر تصویر اوسکی ہو گیا تصویر مین | اب نہ دست و پا ہی ہلتے ہین نہ بولا جاتا ہے

ولہ

ملاؤن آنکھہ ٹک اوس سے تو سر تن سے جدا ہووے | کہان لا کر پھنسایا اے ترے دل کا برا ہووے
مجھے کیا دیکھتے ہو ہمدمو ٹک اوسکو تو دیکھو | دل اوس پر کیون نہ لوٹے جسکی یہ کافر ادا ہووے

ولہ

کس سے کہون مین آہ برائی نصیب کی | دل لگتے ہی فلک نے جدائی نصیب کی
برہم ہوا وہ آتے ہی یارب کہانکی یہ | دن وصل کے دہری تہی لڑائی نصیب کی

ولہ

سبھونکی ہی زبان پر داستان میری خموشی کی | مرے کم بولنے نے بات یہ کتنی بڑہائی ہے
گیے جب اوسکے گھر تو چاہیے کیا قتل ہونیکو | اجل یان کھیلتی ہی سر پہ وان تیغ آزمائی ہے
مخاطب وہ کسی سے ہوکے ہر دم میری ایذا سے | یہ جھنجھلا کر کہے ہے دیکھو اسکی موت آئی ہے

ولہ

آپ کی گہرہ کے یہ افسوس ہم کرتے رہے | سب ہی تم ڈرتے رہے اور تمسے ہم ڈرتے رہے
جن پہ دل مائل تہا آگے سو حسرت کہتے ہین | اک زمانہ وہ بہی تہا جو ہم پہ یہ مرتے رہے
خواہش پابوس مین جون نقش پا کیا کہیے آہ | خاک بہی ہم ہین نہ تہی اور تم قدم[۱] دہرتے رہے

کہتے ہین حسرت سے جرأت دیکھہ جاتی وصل یار
یہ وہی گھر ہے کہ کیا کیا عیش یان کرتے رہے

۱ یعنی نقش قدم نہ دہرا ۱۲

ولہ

کیا اسکیلیے ترے بن جائیے اور سو رہیے | تو نہو پاس تو کچھ کہائیے اور سو رہیے

نیند آنکھون مین یہ ہی کہتے ہین ہم ای جرات
پاؤن اوس کوچہ مین پہیلائیے اور سو رہیے

کچھ ہم تو نہ سمجھے کہ شب وصل کدہر تہی | ٹک زلف سے رخ پر جو نظر کی تو سحر تہی
پوچھو نہ خبر ہم سے کچھ اوس بزم کی یارو | وان اپنی ہی اپنے تئین کیا خاک خبر تہی

ولہ

دامن کو مت جھٹک کہ ترے واسطے یہان | جو خاک ہو گیا ہے یہ اوسکا غبار ہے

وعدہ پہ کل کے چھوڑے تجھے کیونکہ جرات آج
ای یار زندگانی کا کیا اعتبار ہے

سہل سمجھے نہ کوئی کنج قناعت کی نشست | بیٹھے جو یان اوسے لازم ہے سنبہل کر بیٹھے
آج ناصح تو نصیحت ہمین کیا کرتا ہے | جو کہ کرنا تہا ہمین کام سو کل کر بیٹھے
ضبط بیتابی دل سے نہ رہا پر نہ رہا | گرچہ اوس بزم مین کتنا ہی سنبہل کر بیٹھے

ہو گئی جرائت بیتاب کی حالت تغئیر
تم ذرا اوسپہ جو تیوری کو بدل کر بیٹھے

سرگزشت آتے ہی کیا پوچھی ہی ای میریجان | سب سناؤن گا کبہی آپ اگر نے دی مجھے
ابتو دم رکھنے لگا ضبط محبت ہے ہے | ایک دو اشک تو آنکھونسے بہانے دی مجھے
ٹکٹکی باندہنے سے بات نہ کہل جاے کہین | حیرت حسن پلک ٹک تو ہلانے دی مجھے
اپنا منت سی بٹہانا وہ اور اوسکا کہنا | پہر نہین آنیکا یان مین نہین جانے دی مجھے

تو بہی پہر پوچہیو جرائت سبب حیرانی
پہلے آئینہ ذرا اوسکو دکہانے دی مجہے

در تلک آنے وہ دنخواہ نہین دیتا ہی
گہر مین دل چین ہمین آہ نہین دیتا ہے
اب جو ملتا نہین قسمت مین تو وان جانے کو
استخارہ بہی ہمین راہ نہین دیتا ہے
بیٹہتے اوٹہتے گر اوس بزم مین آپہونچی تو وان
بیٹہنے نالہ جانکاہ نہین دیتا ہے

ولہ

کب تک ایام جدائی سے ہون سر مارے
اس سے ای کاش وہ اگر مجہے گردن مارے
دل پہ یون زخم نہان تیغ نگہہ نے مارا
مونہہ جیسے کہ کسی پر کوئی دشمن مارے
بیقراری ہمین جون موج نہ کیونکر ہو کہ جب
لہر دریا کی طرح یار کا جوبن مارے
کیا غضب ہی کہ جو ٹک مجکو بٹہالے تو وہین
آنکہہ ہر ایک سے محفل مین وہ پُرفن مارے

صبح اوٹہ گہر کو چلے وہ تو مجہے جرائت آہ
جون چراغ سحری جنبش دامن مارے

ولہ

مجہہ کو ڈر ہے کہ کرے حشر نہ برپا یہ کہین
زیر پا اس دل مضطر کو دبایے رکہیے
دردمندونکی بُری ہوتی ہی آہ ای پیارے
دل بیدرد کو اپنے یہ جتایے رکہیے
جب وہ بگڑی ہے تو کہتے ہین یہی ناز و غرور
منہ بنایے ہوے تیوری کو چڑہایے رکہیے

کچہہ لگاوٹ کا سبب اور نہین یہ جرائت
یہ وہ جا ہے کہ اسکو بہی لگایے رکہیے

شور و افغان ہی یہ بس اپنی زبان کہلتی ہے
آنکہہ کمبخت یہ سوتے مین جہان کہلتی ہی

شکل تصویر ہین ہم پشت بدیوار کھڑے ... پر اب اوس بام کی کھڑکی وہ کہان کھلتی ہے
راہبر کون ہے راہ عدم و ہستی کا ... نہ تو یان کھلتی ہے یہ بات نہ وان کھلتی ہے

ولہ

صورتِ اخگر ہمین جز سوختن کیا چاہیے ... تن پہ غیر از خاک اپنے پیرہن کیا چاہیے

ولہ

بعد مرگ اعمال سے جو اپنے کھینچا انفعال ... آخر اس شرمندگی سے ہم زمین مین گڑ گیے
دل ہی جب چھاتی کا پھوڑا ہو تو کیا جینے کا لطف ... کیون اجل کیا یاد نہین تیرے پھپھولے پڑ گیے

ولہ

جو غور کیجے تو وہ گیے دن کہان کا آنا کہان کا جانا ... اک آمد و رفت سانس کی ہی بس اور اب ہم مین کیا رہا ہے
خموش اب کس طرح ہون مین یہ شور شین تا کجا سہون مین ... شرارتِ نالہ کیا کہون مین مرا کلیجہ جلا رہا ہے
کوئی ہی مایوس زندگانی کوئی ہی مصروفِ خواہشِ نفسانی ... ترا جو بیمار غم کہانی اب اپنی بیتی سنا رہا ہے
کہان تلک دکھ یہ دکھنے پڑینگے یہ جی ہی جی مین ہی کچھ کہینگے ... ترا کرینگے تو کیا کرینگے ہمین تو غم اب ستا رہا ہے
فقط ہی درد و غم سہانی حباب آسا ہی زندگانی ... ترا جو دم تہا رفیق جانی سو وہ بھی ہونٹون پہ آ رہا ہے

الٰہی تھی کون سی وہ ساعت جو بگڑی اوس فتنہ گر سے صحبت
نہین سنورتی اگرچہ جرأت ہزار نقشے بنا رہا ہے

چاہ کی چتون مری آنکھ اوسکی شرمائی ہوی ... تاڑلی محفل مین سب نے سخت رسوائی ہوی
دیکھ اوس آتش کی پرکالی کی وہ چشمک زنی ... مجھ کو کچھ نہ بجلی نظر پڑتی ہے گھبرائی ہوی
آہ اس دل کی لگی پر چشم گریان کیون نہو ... یہ اسی کمبخت کی ہے آگ بھڑکائی ہوی

ولہ

سمائی ہے نہ تن مین اور نہ تن کو چھو سکتی ہے — مری جان آ کے آنکھون مین کسی کی رات کٹتی ہے
اٹھا ناز لف کا رخ سی جو یاد آتا ہی تو اکثر — اندھیر آنکھون مین آ چاندنی پھر کیا چھٹکتی ہے
نزاکت یہ کہ آتا بوی گل سے ہی پسینا اور — صبا پنکھا جو جھلتی ہی کمر کیا کیا لچکتی ہے

ولہ

دست بوسی کا ارادہ ترے مذبوح کا تھا — دست و پا ہو گیے لیکن دم بسمل بھاری
ایک تو ہجر کی تھی رات ہی بھاری تسپر — ایک سے ایک بلا ہوتی ہی نازل بھاری

ولہ

بہ تساہل وہ گزرتا ہے تب اوسکی جانب — منتظر جب کہ کوئی جی سے گزر لیتا ہے
وہ ہوا بحر جہان کی ہے کہ مانند حباب — اک نفس ہر کوئی یان آکے ابھر لیتا ہے
وانسے گھر آنیکی ٹھہراتے ہین تب بات ہم آہ — دل مین جب جی سی گزرتا ہے ٹھہر لیتا ہے

ولہ

کہاؤن یارب نہ غم عشق تو غم کیا ہی مجھے — گر نہ بیمار محبت ہون تو موت آئے مجھے

ولہ

کرین سے گے فکر طبیعت کے ہم اٹھانے کی — کہ ہم مین تاب نہین اب الم اٹھانے کی
خط اوسکو لکھنے مین کچھہ یاد آگیا تو بس آہ — رہی نہ ہاتھہ مین طاقت قلم اٹھانے کی

مین شکل سایہ ہون ہمرہ جو وہ ٹھہر جاوے
تو مجھہ مین خاک ہو جرات قدم اٹھانے کی

نہ تنہا دل خرام ناز پر ہر آن لوٹے ہے — ترا دامن بھی قدمون پر ترے ای جان لوٹے ہی

خفا مجھہ سے نہو گر لوٹ جاوٗن تیری قدمون پر
کریگا کام آخر اب وہ پاجامہ تمامی کا
کرون کیا مین کہ تجہپر دل مرا ایجان لوٹی ہے
کہ اک بجلی ہی چلنے مین تہ دامان لوٹے ہے

کہے اشعار بیتابی کے تونے ایسی ای جرات
کہ پڑہ کر ہر سخندان اب ترا دیوان لوٹے ہے

خود ایک تو وہ شعلہ رخسار گرم ہے
ہم دل جلونکی خاک سے بعد از فنا صبا
یارب لگا یہہ روگ ہمین کیا کہ جسم زار
تسپر بلا ہی زلف دہوان دہار گرم ہے
لگ چلیو ٹک سمجھہ کے خبردار گرم ہے
سو بار دم مین سرد ہے سو بار گرم ہے

ولہ

بیکس ہون وہ کہ نکلی نہ حسرت کبہو مری
گر ٹک ہی کان دہر کے سنی بات تو مری
ٹپکے نہ کیونکہ چشم سے پہر خون آرزو
گالی کسی کو دیکے وہ کہتا تہا جسی یہ
رووےگی بعد مرگ مجہے آرزو مری
اوسوقت آکے دیکہے کوئی گفتگو مری
یک لخت حسرتین جو ہون دلمین لہو مری
مین کیا کرون کہ تو نے بگاڑی ہی خو مری

ولہ

غل سوا نالہ و فغان کا ہے
بندہ طالب جس آستان کا ہے
کیا گمان شوخ بدگمان کا ہے
دل الغیل مین عذاب جان کا ہے
کب گزر وان فرشتہ خان کا ہے
کہ یہ مفتون اک جہان کا ہے

ولہ

موی سر دین تا بپا اور پاؤن مین زنجیر ہے
دیکہہ لو صورت مری یہ عشق کی تصویر ہے

وله

نہ ملنے کو مجھے اوس سے جو تو ہر بار کہتا ہے — بہلا مین کیا کرون ناصح کہ دل بیچین رہتا ہے

مرے دل مین الٰہی زخم ہے ناسور ہی کیا ہے — ٹپکتا ہے پڑا ہر دم نہ پہوٹتی ہی نہ پہٹتا ہی

خدا جانے کہ کیا جادو کیا ہی تو نے اس دلبر — کوئی بہی اسقدر ظالم کسی کا جور سہتا ہے

وله

مین کہلے لگے ہے دم تجھپہ کہا ایسے جی — مانگا کچھہ منہ سے تو پہر کہنی لگا ایسے جی

رک رہون اوس سے تو کہتا ہی خدا کی قدرت — یہ بہی اب ہونی لگے ہمسے خفا ایسے جی

کبھی کچھہ ذکر وفاداری کا اپنے تو کہے — آپ بہی لینے لگے نام وفا ایسے جی

خواہش دل جو کہی مین نے تو وہ کہنے لگا — آنکھہ جہپکا کے بصد ناز و ادا ایسے جی

دیکھہ جرات مری یون کہنے لگا وہ بت شوخ
بڑہ چلے آپ بہی اب نام خدا ایسے جی

وله

دل اب ایسا کہین آیا ہے کہ جی جانے ہے — یہہ قلق ہمنے اوٹہایا ہے کہ جی جانے ہے

گاہ مل بیٹہنا اور گاہ پڑے پہرنا دور — یہہ ستمگر نے ستایا ہے کہ جی جانے ہے

حرف الفت نہین اب منہ سی نکلتا اونکے — مدعی نے یہ پڑہایا ہے کہ جی جانے ہے

دل کہین اور اب اوسکا جو لگا ہے تو ہمین — ایسا بہتان لگایا ہے کہ جی جانے ہے

یون ہی آپس مین ذراسی جو ہوئی تہی رنجش — اسقدر اوسکو بڑہایا ہے کہ جی جانے ہے

وله

جی نکل جائے جو بندہ نہ ترا منہ دیکھے — منہ نہ دکہلائے تو میرا تو موا منہ دیکھے

کیا مزا ہے کہ وہ باتین کرین اغیار سے بیٹھ — اور بحسرت کوئی کمبخت کھڑا منہ دیکھے
بس چلے کچھ بھی جو تجھ پر تری عاشق کا تو بس — سامنے اپنے تجھے پہرون بٹھا منہ دیکھے
ایسے عاشق کے کہان طالع بیدار جو آہ — اوسکا سوتے مین دوپٹہ کو اوٹھا منہ دیکھے

گر کہے کوئی کہ اب تم پہ ہی جرأت حیران
تو کہے لیکے وہ آئینہ ذرا منہ دیکھے

کیا کیا بخار جی کا ہم ان نکال آیے — کر چاک سینہ اپنا دل کو جو ڈال آیے
وعدہ پہ رات اوسکے جبتک وہ آوی آوے — کیا کیا الم اوٹھائے کیا کیا خیال آیے

کہتے ہین اوسکا کوچہ ہے رشک باغ جنت
سو ہم بھی وان سے جرأت ہو کر نہال آیے

جس پہ نت تیغ کھنچے اور سدا جور رہے — تو ہی انصاف کر اب کیونکہ نہ وہ ٹھور رہے
جان بچنی بھی ہے دشوار اگر کوئی دن — در پئے دل غم دلدار اسی طور رہے

ولہ

یہ کسکے پاس سے اوٹھکر چلا ہون مین گھر کو — کہ پاؤن خشک زمین پر مری پھسلنے لگے

نہ کیونکہ ہو مجھے جرأت کہ اوسکی محفل مین
ادھر اودھر مرے آتے ہی لوگ ٹلنے لگے

ولہ

عشق نے میری یہ حالت ہی پہنچائی ہے — جو مجھے دیکھے ہے کہتا ہے یہ سودائی ہے

ولہ

ترے در سے ای حبیب چلے — کہ ہمین تھامے سب رقیب چلے

شوق سے کر نظارۂ گلزار ــ ہم تو گلشن سے عندلیب چلے

ولہ

اک دم مین نالۂ دل ہفت آسمان ہلادے ــ فرمایش فغان پر گروہ زبان ہلادے

ولہ

شمشیر کر تو اپنی نخچیر کے حوالے ــ وہ کام کر چکا ہے تقدیر کے حوالے
سیری جنون سے ہمدم جب سب تنگ آیے ــ آخر کو کر دیا اب زنجیر کے حوالے
نقشہ کو کھینچ تیری کہتا ہے یہ مصور ــ دل کیون نکیجے ایسی تصویر کے حوالے

ولہ

نیم رخ پر بال جو کھولے وہ مست خواب ہے ــ اک طرف ابر سیہ ہے اک طرف مہتاب ہے

ولہ

چین اوٹھہ جانیسے کیونکر تری یاد آیے مجھے ــ بیقراری نہین جاتی کہ قرار آیے مجھے
آئینہ لیکے ذرا شکل تو اپنی دیکھو ــ ایسے مکھڑے پہ بہلا کیونکہ نہ پیار آیے مجھے

ولہ

تم ہو اور غیر ہین اور انجمن آرایی ہے ــ مین ہون اور درد ہے اور گوشۂ تنہایی ہے

تمت بالخیر